بسم اللہ الرحمن الرحیم

عظمتِ نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

URDU

تبصرہ مفکر اسلام علامہ الحاج محمد کریم صاحب سلطانی سلمہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیا والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین.

فقیہ عصر حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی ایک حسین تالیف عظمت نام مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ صرف عظمت نام مصطفٰے ﷺ ہی نہیں بلکہ یہ پیغام عظمت نام مصطفٰے بھی ہے صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

اور یہ کتاب محبت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ایسا حسین گلدستہ ہے جس کے پھول سدا بہار ہیں۔ان پھولوں کی مہک مشام جان وایمان کو معطر کرتی ہے اور مرجھائے ہوئے دل کو فرحت وتازگی بخشتی ہے جو اس حسین وجمیل گلدستہ کو ایک مرتبہ سینے سے لگاتا ہے وہ سینہ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اتنا خوشبودار اور معطر ہو جاتا ہے کہ مرتے دم تک یہ ایمانی خوشبو سینے سے نہیں جاتی بلکہ اس خوشبو والا جب لحد میں اترتا ہے تو قبر کی دیواریں بھی مہک اُٹھتی ہیں۔

اور دوران مطالعہ قاری یوں محسوس کرتا ہے کہ

حضور نبی کریم ﷺ کی محبت و چاہت کی ایک آبشار رواں دواں ہے جس کا ہر قطرہ ایمان کو تازگی بخشتا ہے اور اس کے ہر چھینٹے میں وہ حیات بخش اثر ہے کہ اعتقادی بیماری میں مبتلا لاعلاج مریض اس کے ایک گھونٹ سے شفاء یاب ہو جاتا ہے وہ خود ہی کیا شفایابی پاتا ہے بلکہ پورے خاندان کو حضور نبی کریم ﷺ کی محبت والفت کے روپیلے رنگ سے مزین و آراستہ کر جاتا ہے بلکہ اس کے بچے محبت رسول ﷺ کی اس مہکتی و سرسبز وادی میں پہنچ جاتے ہیں کہ جہاں پہنچنے والا بدبختی کے داغوں سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے محفوظ و مامون ہو جاتا ہے۔

یہ کتاب ایسا بے نظیر تحفہ ہے کہ جس سے مرجھائے ہوئے دل کھل اُٹھتے ہیں اور چہرے جگمگا اٹھتے ہیں ان دمکتے چہروں کی شادابی اندرونی خوشی و مسرت کا اظہار کرتی ہے۔ اُٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے اللہ تعالے کے پیارے حبیب ﷺ کو یاد کرنا ان کا سعادتوں سے لبریز وطیرہ بن جاتا ہے الحاصل ان کی زندگی کی صبحیں انکی زندگی کی شامیں حضور ﷺ کے ذکر خیر میں بسر ہوتی ہیں۔

کہتے ہیں الاناء یترشح بمافیہ. برتن سے وہی کچھ باہر آتا

ہے جو برتن کے اندر ہوتا ہے درحقیقت اس مبارک کتاب کے مولف سیدی والی فقیہ عصر حضرت مفتی محمد امین صاحب زید مجدہ وشرفہ نے زندگی کی 80 سے زائد بہاریں عشق ومحبت رسول ﷺ کا درس دیتے گزار دی ہیں اب آپکا قلم حضور نبی کریم ﷺ کی محبت وچاہت کے بغیر کچھ کہتا ہی نہیں بلکہ آپ کی زندگی کے شب وروز اور اُٹھنا بیٹھنا سب کچھ محبت والفت رسول ﷺ کا عملی درس ہے۔

حضرت مولف زید مجدہ کی زندگی بھر کا معمول ہے کہ جب بھی حضور نبی کریم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی کسی کی زبان پر آتا تو فوراً اسے چوم کر اپنی آنکھوں سے لگا لیتے ہیں اور دل میں موجود محبت حبیب خدا ﷺ کی لہر اور مہک چہرہ سے عیاں ہو جاتی ہے کہ چہرہ چاند کی طرح جگمگ کرتا ہے اور آنکھوں سے پھوٹنے والی خوشی ومسرت قابل دید ہوتی ہے اس کا مبارک اثر یہ ہوا کہ عالم جوانی میں آپ آنکھوں پر عینک لگا کر اپنے کتابی وظائف پڑھا کرتے تھے اب پیرانہ سالی میں اخبار کے باریک حروف تک بغیر عینک کے بغیر کسی دقت کے پڑھ لیتے ہیں۔

فلک الحمد والشکر یا اللہ ویا ارحم الراحمین۔

حضور سیدی والی زید مجدہ' کو قرآن کریم سے ایک عجب لگاؤ ہے

یہ لگاؤ کیوں نہ ہو کہ یہ اللہ وحدہ لاشریک کا پیارا کلام ہے لیکن آپ کو سورۃ الکوثر سے سب سے انوکھا اور جداگانہ لگاؤ ہے کیونکہ اللہ تعالے نے حضور نبی کریم ﷺ کے کمالات و برکات کو کلمہ طیبہ ''الکوثر'' میں سمو دیا ہے جب بھی قاری نماز میں اس سورہ مبارکہ کی تلاوت کرتا ہے تو اس پر محبت مصطفیٰ ﷺ کی موسلا دھار بارش برستی ہے۔اس کلمہ مبارکہ ''الکوثر'' نے یوں رنگ دکھایا کہ حضور ﷺ کے نام مبارک کے فضائل و کمالات پر ۹۶ سے زائد صفحات کی یہ کتاب منظر عام پر آ گئی۔

محترم قارئین کرام!

اب آپ اس مبارک کتاب کو محبت مصطفیٰ ﷺ میں ڈوب کر پڑھنا شروع کیجئے ہو سکتا ہے کتاب کے آخری صفحہ تک پہنچنے سے پہلے آپ کو دربارِ مصطفیٰ ﷺ سے محبت والفت کی سوغات مل جائے۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز

نا کارہ خلائق

محمد کریم سلطانی

تذکرہ پر تبصرہ از علامہ محمد بلال صاحب
ناظم تعلیمات دار العلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ

حضرت الحاج مولانا مفکر اسلام سلمۂ ربہ الکریم نے اپنے تبصرہ میں لکھا کہ یہ کتاب محبت رسول ﷺ کا ایسا گلدستہ ہے کہ جس کے پھول سدا بہار ہیں۔ اس حسین وجمیل گلدستہ کو جو شخص ایک بار سینہ سے لگاتا ہے وہ سینہ محبت مصطفےٰ ﷺ سے اتنا خوشبودار اور معطر ہو جاتا ہے کہ وہ خوشبو مرتے دم تک اس سینہ سے جاتی نہیں ہے بلکہ ایسا بندہ جب قبر میں جاتا ہے تو قبر کی دیواریں بھی اس خوشبو سے مہک جاتی ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ بالکل بجا ہے لیکن یہ اس بندے کیلئے ہے جو ایسی کتابوں کا مطالعہ تو کرے۔ لیکن ہائے افسوس، ہائے افسوس کہ فی زمانہ کون ایسی کتابوں کا مطالعہ کرے گا جبکہ اخبار، ناول اور فحش قسم کے رسائل سے ہی فرصت نہیں ملتی تو ایسا بندہ جب دوسرے جہان جائے گا تو وہاں چیخ چیخ کر کہے گا یالیتنی قدمت لحیاتی. (قرآن مجید) یعنی ہائے افسوس ہائے افسوس کہ میں نے اس آخری زندگی کیلئے کچھ کیا ہوتا۔ لیکن وہاں کا پچھتاوا کسی کام نہیں آئیگا۔ لہذا میری اپنے آقا ﷺ کی امت کی خدمت میں

اپیل ہے کہ وہ وقت نکال کر ایسی محبت افروز کتابوں کا مطالعہ رکھیں پھر بفضلہٖ تعالے قبر میں جاتے ہی اپنے آقا تاجدار مدینہ ﷺ کو پہچان لینگے اور جس نے پہچان لیا وہ پاس ہو کر کامیاب ہو گیا۔

نیز اس کتاب کی کشش اور تاثیر کو اپنے بیگانے بھی مانتے ہیں۔

چنانچہ حضرت مولانا عابد حسین رضوی زید شرفہٗ نے واقعہ سنایا کہ میں مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی سے پڑھتا رہا ہوں۔ لیکن حدیث کی کتابیں میں نے جامعہ رضویہ لائلپور میں پڑھی ہیں میں ایک دن اپنے استاد گکھڑوی صاحب کے ہاں گیا اور یہ کتاب عظمت نام مصطفےٰ ﷺ میرے ہاتھ میں تھی استاد گکھڑوی صاحب نے پوچھا یہ کونسی کتاب ہے؟ میرے ہاتھ سے یہ کتاب لی اور پھر پوچھا واپس کب جانا ہے میں نے کہا کل جاؤں گا وہ بولے یہ کتاب مجھے دے جاؤ اور کل لے جانا دوسرے دن جب میں گیا تو استاد صاحب نے کتاب پکڑاتے ہوئے کہا یہ کتاب ہمارے مسلک کے بہت سارے لوگ توڑ لے گی۔

لیکن میں کہتا ہوں کہ توڑے تو جب کہ احباب اس کا مطالعہ کریں دگرنہ قبر میں حسرت لے کر ہی جائینگے۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل

(علامہ) محمد بلال ناظم تعلیمات دار العلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلی و نسلم علی حبیبه الکریم

سید الاولین والآخرین وعلی آله واصحابه اجمعین.

اما بعد! اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی توفیق سے کتاب "البرہان" لکھی گئی اور چھپ کر منظر عام پر آئی۔ احباب نے پڑھی اور خوشی کا اظہار کیا۔ اس کتاب میں چند مسائل ایسے بھی ہیں جن کے متعلق بعض احباب کا خیال ہے کہ یہ مسائل اردو کی کسی دوسری کتاب میں ایسی تفصیل اور بسط کے ساتھ ملنا مشکل ہیں، ان مسائل میں سید دو عالم رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کا جنتی ہونا اور رحمت دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کی عظمت اور برکتوں کا بیان ہے۔ پھر بعض احباب نے مشورہ دیا کہ نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتوں اور کمالات کا باب جو کہ کتاب "البرہان" آٹھواں باب ہے اسے علیحدہ شائع کر دیا جائے تا کہ سارے احباب پڑھ کر استفادہ کر سکیں۔

ضخیم کتاب کا پڑھنا ہر کسی کے بس میں نہیں ہوتا۔ لہذا اس مشورہ کے پیش نظر یہ آٹھواں باب علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے۔ احباب پڑھیں اور اپنے ایمان مضبوط کریں۔

ان ارید الا الاصلا ح ما استطعت وما تو فیقی الا باللہ تعالیٰ وھو حسبنا ونعم الو کیل وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید المر سلین وعلیٰ الہ واصحا بہ اجمعین۔

فقیر ابوسعید غفرلہٗ

رحمتِ کائنات ﷺ کے نام پاک کی برکتیں اور کمالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق وجعلہ رحمۃ للعالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین.

امابعد!

سید العٰلمین شفیع المذنبین اکرم الاولین والآخرین ﷺ کے نامِ نامی اسمِ گرامی کے بے شمار اوران گنت کمالات اور رحمتیں ہیں۔صرف برکت حاصل کرنے کے لئے چند سطریں سپردقلم کی جا رہی ہیں ورنہ کون ہے جو کہ شاہ کونین ﷺ کے نام پاک کی برکتوں اور عظمتوں کو گن سکے۔

اقول وباللہ التوفیق .

۱

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ مبارک محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے نازل فرمایا ہے۔ چنانچہ جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب چھ ماہ گزر گئے تو خواب میں کوئی آنے والا آیا، اور اُس نے کہا: انک حملت بخیر العالمین فاذا ولدته فسمیه محمدا.

(مواہب لدنیہ: جلدا، صفحہ ۱۲۴)

یعنی اے آمنہ تیرے شکم پاک میں وہ ہے کہ سارے جہانوں سے افضل واعلیٰ ہے جب اُس کی ولادت ہو تو اُس کا نام محمد رکھیں۔

نیز شفاء قاضی عیاض میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔

نیز حجۃ اللہ علی العالمین میں ہے تقول اتانی آت حین مر بی من حمله ستة اشهر ......وقال لی یا آمنة انک حملت بخیر العالمین طرافاذا ولدته فسمیه محمدا.

یعنی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میرے حمل کو چھ ماہ گزر گئے تو ایک آنے والا آیا اور کہا اے آمنہ تیرے شکم (اطہر) میں وہ ہستی ہے جو کہ سارے جہانوں سے افضل ہے اور جب اس کی ولادت ہو تو اس کا نام محمد رکھنا نیز خصائص کبریٰ میں بھی مذکور ہے۔

اللھم صل وسلم وبارک علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین.

اور جب یہ ثابت ہوگیا کہ یہ نام پاک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے نازل کیا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ نام پاک بڑی ہی عظمت والا اور برکت والا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ اطیب الطیبین اطھر الطاھرین وعلی الہ واصحابہ اجمعین.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام نامی اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی

لفظ ''محمد''، حمد سے مشتق ہے اور حمد کا معنی ہے مدح، تعریف، سراہنا، لہٰذا ''محمد'' کا معنی ہوا وہ ذات جس کی مدح و تعریف کی جائے۔

نیز ملا علی قاری نے فرمایا: محمد مبالغہ کا صیغہ ہے اور مبالغہ مطلق اس کا متقاضی ہے کہ اس کی بار بار اور بہت زیادہ تعریف کی جائے اور تعریف کے لائق وہ ہوتا ہے جس میں کوئی عیب کوئی نقص نہ ہو۔

مثال کے طور ایک مائیکروفون ہے کوئی شخص کہے کہ یہ نہایت خوبصورت ہے، پائیدار ہے اور مضبوط ہے بنانے والی کمپنی بھی بڑی مشہور و معروف اور ذمہ دار ہے اور یہ مائیکروفون ہر حیثیت سے بے مثال ہے تو سننے والے کو اعتبار آ گیا کہ واقعی یہ مائیکروفون تعریف کے لائق ہے۔ لیکن اگر کہنے والا اس مائیکروفون کی تعریف

کرتا کرتا یوں کہہ دے یہ ہے تو ہر حیثیت سے بے مثال مگر اس کی آواز صاف نہیں آواز میں کھٹ پٹ ہے تو صرف ایک عیب کی وجہ سے وہ مائیکروفون تعریف کے لائق نہ رہا۔ علیٰ ہذا القیاس جس ذات والا صفات کا نام مبارک اللہ تعالیٰ، محمد ﷺ نازل کرے وہ ذات یقیناً ایسی ہوگی جس میں کوئی نقص، کوئی عیب نہ ہو کیونکہ وہ محمد ہیں ﷺ اور جس چیز میں معمولی سا بھی عیب ہو وہ محمد نہیں ہو سکتا۔

اب آگے چلیے کہ کسی چیز کا علم نہ ہونا جہالت ہے اور جہالت عیب ہے اور جس کو کسی چیز کا اختیار نہ ہو یہ مجبوری ہے اور مجبوری عیب ہے اور جس میں عیب ہو وہ محمد نہیں ہو سکتا۔ اب ذرا غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ جو بالذات ہر عیب و نقص سے پاک ہے اس نے اپنے حبیب حضور ﷺ کو محمد بنا کر بھیجا ہے اور محمد ﷺ میں عیب ہو نہیں سکتا اور ان کا کلمہ پڑھنے والے کہیں کہ رسول کو غیب کی کیا خبر اور یہ کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور رسول ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا تو گویا ایسا کہنے والے شاہِ کونین ﷺ کو

"محمد" نہیں مان رہے۔

ہاں ہاں بشر میں عیب ہو سکتے ہیں۔ محمد ﷺ میں نہیں ہو سکتے لیکن رحمتِ کائنات ﷺ بشر بعد میں بنے محمد پہلے تھے ﴿علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾ بشریت کا سلسلہ تو اس وقت سے چلا جب اس دنیاءِ آب و گل میں ظہور فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے نور مصطفیٰ ﷺ کو نام محمد پہلے ہی عطا فرما دیا تھا۔ اسی وجہ سے سیدی وسندی محدثِ اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جو لوگ حبیب خدا ﷺ کی ذاتِ والاصفات کے متعلق کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو غیب کی کیا خبر، نبی کو فلاں چیز کا علم نہیں تھا۔ فلاں چیز کا اختیار نہیں تھا وہ کلمہ یوں نہ پڑھا کریں

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بلکہ وہ یوں پڑھا کریں

لا الٰہ الا اللہ بشر رسول اللہ یا پھر عیب جوئی چھوڑ دیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بے عیب ذات میں عیب تلاش کرنے

والوں کو نظرِ بصیرت عطا کرے کہ وہ بھی اس ذاتِ والا صفات کی شانِ محبوبی کو دیکھ لیں جس ذات کو اللہ تعالیٰ نے محمد بنا کر بھیجا ہے ﷺ۔

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نظریہ﴾

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نبی مکرم ﷺ کو بے عیب مانتے تھے چنانچہ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں

خلقت مبرا من کل عیب

کانک قد خلقت کما تشآء

یعنی یارسول اللہ ﷺ آپ ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں گویا جیسے کہ آپ چاہتے تھے خالقِ کائنات نے آپ کو ویسا ہی پیدا کیا ہے۔

تمثیل

یہاں مثال دے کر سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے شائد کہ

اتر جائے تیرے دل میں میری بات
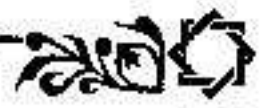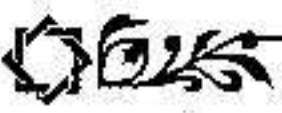
ایک ماہر کاریگر نے اچھی اچھی چیزیں بنائیں بعد میں اس نے اپنے فن کے اظہار کے لئے ایک نمونہ ایک کاریگری کا شاہکار بنا کر چوراہے پر رکھ دیا تاکہ لوگ آئیں اور اس شاہکارِ کاریگری کو دیکھیں چنانچہ اس کاریگر سے محبت رکھنے والے اس کی اپنی پارٹی کے لوگ آتے گئے اور دیکھ دیکھ کر حیران و قربان ہوتے گئے، واہ واہ کیا عجیب چیز بنائی ہے اس میں یہ بھی خوبی ہے، اس میں یہ بھی کمال ہے، بس کمال ہی کمال ہے، حسن ہی حسن ہے، کسی طرف سے کوئی نقص نہیں زاں بعد وہ کاریگر کو جا جا کر مبارک بادیاں دیتے رہے۔

زاں بعد کچھ وہ لوگ بھی آئے جو اس کاریگر کے مخالف پارٹی کے تھے انھوں نے دیکھا تو بولے بھئی چیز تو اچھی بنائی ہے مگر یہاں سے ٹھیک نہیں بنی، دیکھو یہاں یوں نہیں یہاں یوں نہیں وغیرہ وغیرہ۔ حقیقت میں وہ اس چیز میں عیب نہیں لگا رہے بلکہ کاریگر کی کاریگری میں عیب لگا رہے ہیں اور جو کاریگر کی پارٹی والے ہیں وہ دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں، اس چیز کی تعریف کر رہے ہیں تو وہ حقیقت میں اس چیز

کی تعریف نہیں کر رہے بلکہ وہ کاریگر کی تعریفیں کر رہے ہیں کیونکہ اس چیز میں اپنا تو کمال نہیں بلکہ اس میں کمال آیا تو کاریگر کی کاریگری کی وجہ سے آیا بلکہ وہ کمال سارے کا سارا ہے ہی اس کاریگر کا۔

یوں ہی اللہ تعالیٰ نے رنگا رنگ کی مخلوق بنائی، ولی بنائے، ابدال بنائے، اوتاد بنائے، قطب بنائے، امام بنائے، غوث بنائے صحابی بنائے، نبی بنائے، رسول بنائے، اولوالعزم بنائے اور بعد میں ایک شاہکارِ قدرت بنا کر بھیجا جس میں ہر حیثیت سے خوبیاں ہی خوبیاں ہیں اس میں کوئی کسی قسم کا سقم یا عیب نہیں رہنے دیا، کیونکہ یہ شاہکارِ قدرت ہے۔ قدرت کا نمونہ ہے اب اس بنانے والے کی پارٹی کے لوگ اولئك حزب الله آئے صدیق اکبر آئے، فاروق اعظم آئے، ذوالنورین آئے، حیدرِ کرار آئے رضی اللہ عنہم انہوں نے دیکھا تو سبحان اللہ، سبحان اللہ ان کی زبانوں پر جاری ہو گیا واہ واہ اس شاہکارِ قدرت میں کیسے کیسے کمالات اور کیسی کیسی خوبیاں ہیں یوں ہی آتے گئے، غوث اعظم آئے، امام اعظم آئے

سرکار داتا گنج بخش آئے، خواجہ غریب نواز آئے، خواجہ فرید الدین گنج شکر آئے، غوث بہاؤ الحق ملتانی آئے، سیدی شاہ نقشبند آئے، امام ربانی مجدد الف ثانی آئے، شیر ربانی آئے، سرکار گولڑوی آئے خواجہ مہاروی آئے، خواجہ سیالوی آئے ﴿رحمہم اللہ تعالیٰ﴾ اور اس شاہکارِ قدرت کو دیکھ دیکھ کر قربان ہی ہوتے چلے گئے پھر ان لوگوں نے بھی دیکھا جو کسی دوسری پارٹی کے تھے دیکھ کر بولے ہیں تو اللہ کے نبی مگر ان کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں، ہیں تو اللہ کے رسول مگر یہ کسی چیز کے مختار نہیں، ان کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا یہ تو آخر ہم جیسے بشر ہی تو ہیں دیکھو یہ کھاتے پیتے بھی ہیں بلکہ ان میں تو سارے عوارضات بشریہ بھی ہیں وغیرہ وغیرہ تو دراصل یہ لوگ اس شاہکارِ قدرت میں عیب نہیں لگا رہے بلکہ یہ بنانے والے کی قدرت کے ہی منکر ہیں فانھم لا یکذبونک ولکن الظلمین بایات اللہ یجحدون ﴿قرآن مجید﴾

محبوب یہ تجھے نہیں جھٹلا رہے بلکہ یہ ظالم لوگ اللہ تعالیٰ کی

قدرتوں کے ہی منکر ہیں۔

وصلی اللہ علی النبی الکریم وعلی آلہ

واصحابہ اجمعین

میرے مسلمان بھائیو ذرا سوچو تو سہی جس کو اللہ رب العلمین ہر نقص اور ہر عیب سے ہر خامی سے پاک بنائے جس کے سر پر اللہ تعالیٰ شفاعت کا تاج سجائے جس کو رحمۃ للعالمین کی خلعت سے نوازے جس کو مقام محمود کی نوید سنائے جسکو حوضِ کوثر کا مالک بنا کر شادیانے سنائے جس کو نبیوں رسولوں سے اور ملائکہ کرام سے اونچے سے اونچا کر کے سب کا سردار بنائے جن کی شفاعت سے روزِ قیامت ہزاروں نہیں لاکھوں، لاکھوں نہیں کروڑوں، اربوں، کھربوں کو مصیبتوں سے چھٹکارا ملے ایسے شاہکار قدرت میں عیب جوئی کرنا کہاں کی عقلمندی ہے یہ تو سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

الحاصل جولوگ اس شاہکارِ قدرت کواوران کے کمالات کو دیکھ دیکھ کر خوشیاں مناتے ہیں اُن کو قیامت کے دن جنت الفردوس میں وہ انعامات ملیں گے کہ مالا عین رأت وولا اذن سمعت ولا خطر علیٰ قلب بشر اور جن لوگوں نے اس شاہکارِ قدرت اس بے عیب ذات میں جس کو خالق کائنات نے بنایا ہی محمد ﷺ ہے اس میں عیب جوئی کریں انٹ شنٹ باتیں بنائیں اُن کو پکڑ کر ایسی جگہ پھینکا جائے گا ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ☆

دعاء

یا اللہ تو نے جس حبیب مکرم کو محمد ﷺ بنا کر بھیجا ہے ہم سب کو اُن کی بارگاہ میں باادب اور نیاز مند رہنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں شیطان کی پارٹی اولٓئک حزب الشیطان سے محفوظ و مامون رکھ۔

وما ذٰلک علی اللہ بعزیز

☆ بعض اہل علم کا ارشاد ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کا کلمہ نہ پڑھے وہ کافر ہے اور جو رسول اللہ ﷺ کی شان اور عظمت کو نہ مانے وہ منافق ہے۔

سوال

اگر نبی اکرم ﷺ بے عیب ہیں تو آپ نے کھایا پیا کیوں کیونکہ کھانا پینا محتاجی ہے اور محتاجی عیب ہے لہٰذا اگر اللہ کے نبی بے عیب ہیں تو کیوں کھاتے پیتے تھے۔

جواب

ہم عام انسان کھانے پینے کے محتاج ہیں اور یہ واقعی عیب ہے، مگر حبیب خدا ﷺ کھانے پینے کے محتاج نہیں تھے احادیثِ مبارکہ میں آتا ہے کہ سید دو عالم ﷺ نے کئی دن تک نہ کچھ کھایا نہ پیا بلکہ وصال ☆ کے روزے رکھتے رہے اور رحمت والے نبی ﷺ کو کچھ بھی نہ ہوا، نہ کمزوری نہ نقاہت وغیرہ کیوں کہ وہ کھانے پینے کے محتاج نہیں تھے، اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا تو انہوں نے بھی وصال کے روزے رکھنا شروع کر دیے چند دنوں کے بعد صحابہ کرام کمزور ہو گئے سرکار ابد قرار ﷺ نے پوچھا اے

☆ وصال کے روزے وہ ہوتے ہیں کہ روزہ رکھا مگر افطاری کے وقت روزہ افطار نہ کیا رات بھر نہ کچھ کھایا جائے نہ پیا جائے دوسرے دن پھر روزہ یوں ہی کئی کئی دن تک روزہ۔

میرے صحابہ تم کیوں کمزور ہوگئے ہو یہ سن کر عرض کی حضور چونکہ آپ
نے وصال کے روزے رکھے ہیں ہم نے بھی وصال کے روزے
رکھنے شروع کردیئے ہیں۔ یہ سن کر جانِ جہاں رحمتِ دو عالم ﷺ نے
فرمایا ایکم مثلی یعنی تم میں سے میری مثل کون ہوسکتا ہے؟
کسی روایت میں فرمایا لست کاحد کم میں تم میں سے کسی
جیسا نہیں ہوں، اسی قسم کے ملتے جلتے پانچ الفاظ مبارکہ ہیں۔
الحاصل اس حدیث پاک سے یہ ثابت ہوا کہ سید العلمین
ﷺ کھانے پینے کے محتاج نہیں ہیں بلکہ کھانا پینا ان کا محتاج ہے
ہاں دوسرے لوگ محتاج ہیں۔

﴿روح البیان۔ص ۱۵۴، روح البیان۔ص ۸۲ جلد ۶﴾

﴿سوال﴾

اگر اللہ کے نبی ﷺ کھانے پینے کے محتاج نہیں تھے تو
کھایا پیا کیوں تھا؟

﴿جواب﴾

بیشک ہمارے آقا ﷺ کھانے پینے کے محتاج نہیں تھے کیونکہ محتاجی عیب ہے اور ہمارے آقا ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ بنا کر بھیجا ہے اور محمد وہ ہوتا ہے جس میں کوئی عیب نہ ہو (علیہ الصلوٰۃ والسلام)۔

ہاں امت کے والی ﷺ نے کھایا پیا مگر محتاجی کی وجہ سے نہیں بلکہ امت کو کھانے پینے کا طریقہ بتانے کے لئے کھایا۔ اگر نہ کھاتے پیتے تو ہمیں کیسے پتہ چلتا کہ کھانے پینے میں یہ یہ باتیں سنت ہیں، یہ واجب ہیں، یہ مکروہ ہیں، یہ حرام ہیں۔ میرے عزیز غور کر بس یا ریل گاڑی پر یا جہاز پر سواریاں سوار ہوتی ہیں اور ڈرائیور، پائلٹ وغیرہ بھی سوار ہوتے ہیں لیکن فرق ہے، سواریاں مقامِ مقصود پر پہنچنے کے لئے سوار ہیں لیکن ڈرائیور یا پائلٹ مقامِ مقصود پر پہنچانے کے لئے سوار ہیں دونوں میں فرق ہے اور اگر تو فرق نہ جانے تو تو احمق ہے تو بے دین ہے۔

گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

اللہ تعالیٰ مقامِ مصطفیٰ ﷺ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے عزیز تو نے سنا ہوا ہے کہ جب رحمتہ للعلمین ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو جانِ دو عالم ﷺ ناف بریدہ پیدا ہوئے تھے اور جب ولادت کے بعد عورتوں نے سرکار کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو آواز آئی غسل دینے کی ضرورت نہیں ،اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ بچہ جب ماں کے پیٹ میں چند ماہ کا ہوتا ہے اور اس میں قدرت کی طرف سے جان ڈالی جاتی ہے تو اس کے بعد بچہ کھانے پینے کا محتاج ہوتا ہے اور ناف کے ذریعے بچے کو ماں کا خون پلایا جاتا ہے تا کہ بچہ زندہ رہ سکے لہذا وہ بچہ خون کا محتاج ہوا اور محتاجی عیب ہے اسی لیے امت کے والی ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو سرکار ﷺ ناف بریدہ پیدا ہوئے تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ نبی اکرم ﷺ بھی ماں کا خون پیتے رہے ،لہذا اللہ رب العالمین نے اپنے حبیب ﷺ کو ناف بریدہ پیدا فرما کر ثابت کر دیا کہ یہ

واقعی یہ محمد ﷺ ہیں، اور غسل دینے سے اس لیے منع کیا گیا کہ غسل اس بچے کو دیا جاتا ہے جس کے جسم پر غلاظت ہو اور غلاظت عیب ہے اور یوں ہی آپ رحمتہ للعالمین ﷺ کے جسم اطہر کے اعجاز و کمالات البرہان میں پڑھ چکے ہیں کہ سرکار ﷺ کا خون مبارک، آپ ﷺ کے فضلاتِ مبارکہ پاک ہیں اور ہمہ وقت جانِ دو عالم ﷺ کے جسمِ اطہر سے خوشبو مہکتی رہتی تھی، اس کی وجہ بھی یہی کہی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کو محمد ﷺ بنا کر بھیجا ہے نیز یہ بھی اکابر نے فرمایا کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسمِ انور پر نجس مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور جوئیں نہین پڑتی تھیں، یہ بھی اس لیے کہ حضور محمد ﷺ ہیں اور محمد ﷺ وہ ہوسکتا ہے جس میں عیب نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مبارک نام اور اس نام والے نبیوں کے نبی، رسولوں کے امام ﷺ کا ادب اور تعظیم کرنے کی توفیق عطا کرے، اور اگر مگر کے چکر سے بچائے۔ واللہ تعالیٰ الھادی

ونعم الوکیل.

زاں بعد چند احادیث مبارکہ تحریر کی جاتی ہیں پڑھیں اور اس نام نامی اسمِ گرامی محمد ﷺ کی عظمتوں اور برکتوں کا اندازہ کریں کہ یہ نام مبارک اللہ تعالیٰ کے دربار میں کتنا معزز، کتنا محترم، کتنا معظم اور کتنا مکرم ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین.

جو شخص اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے وہ باپ بیٹا دونوں جنتی

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: من ولدله' مولود فسماہ محمدا حبالی و تبرکا باسمی کان ھو و مولودہ فی الجنة .

﴿احکام شریعت ۔ص ۳۸، زرقانی علی المواہب ۔ص ۳۰۱ جلد ۵، سیرت حلبیہ ۔ص ۷۹ جلد ۱﴾

یعنی جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اس نے میری محبت کی وجہ

سے اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لیے بچے کا نام محمد رکھا تو وہ دونوں باپ بیٹا جنت جائیں گے۔

صلی اللہ علی النبی الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین.

اس مذکورہ بالا حدیث پاک کے متعلق امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا واسنادہ حسن. ﴿اللآلی المصنوعہ۔ص ۱۰۶ جلد ۱﴾ یعنی اس کی سند بھی حسن ہے۔ ﴿بہت اچھی ہے﴾

اور علامہ حلبی نے فرمایا:

اصحھا و اقربھا للصحۃ ﴿سیرت حلبیہ ص۔۹۷ جلد ۱﴾

اللھم صل وسلم و بارک علی النبی الطاھر المطھر و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔
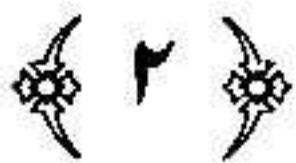
جس کا نام محمد یا احمد ہو وہ جنت داخل کر دیا جائیگا

سیدنا انس صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن دو بندے دربار الٰہی میں کھڑے کیے جائیں گے ان میں سے ایک کا نام محمد اور دوسرے کا نام احمد ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو گا کہ ان دونوں کو جنت لے جاؤ وہ دونوں عرض کریں گے یا اللہ ہم کس عمل کی وجہ سے جنت کے حقدار ہوئے ہیں، حالانکہ ہم نے تو کوئی عمل جنتیوں والا نہیں کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

ادخلا الجنة فانی آلیت علی نفسی الایدخل النار من اسمه احمد و محمد .

﴿احکام شریعت۔ ص ۳۸، زرقانی علی المواہب۔ ص ۳۰۱ جلد ۵﴾

یعنی تم دونوں جنت جاؤ کیونکہ میں نے اپنی ذات پر قسم کھائی ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہو گا وہ دوزخ نہیں جائے گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید العالمین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

۳

جس مومن کا نام محمد ہو اس پر دوزخ حرام ہے

سیدنا نبیط صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے و عزتی و جلالی لا عذّبت احدا تسمیٰ باسمک فی النار. ﴿زرقانی علی المواہب۔ ص ۳۰۲ جلد ۵، سیرت حلبیہ۔ ص ۹۷ جلد ۱، احکام شریعت۔ ص ۳۹﴾

یعنی اے محبوب مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں کسی ایسے بندے کو دوزخ کا عذاب نہ دوں گا جس نے اپنا نام تیرے نام پر رکھا ہوگا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جو اپنے بیٹے کا نام محمد نہ رکھے وہ جاہل ہے

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی رحمت ﷺ نے

فرمایا من ولد له ' ثلا ثة اولا د فلم یسم احدا منهم محمد افقد جهل .

﴿سیرت حلبیہ ۔ص ۷۹، احکام شریعت ۔ص ۳۹﴾

یعنی جس کے تین لڑکے پیدا ہوئے اور اس نے کسی کا نام محمد نہ رکھا وہ جاہل ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی مضمون کی ایک مرسل حدیث نضر بن شفقی سے نقل کر کے اس حدیث کو مقبول قرار دیا ہے۔ ﴿اللآلی المصنوعہ ۔ص ۱۰۳ جلد ۱﴾

﴿۵﴾

اگر بچے کا نام محمد رکھو تو پھر اس کی تعظیم کرو اور اس کی قباحت و برائی نہ کرو

مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے اذا سمیتم الو لدمحمد ا فا کر مو ہ

واو سعواله' في المجلس ولا تقبحوا له'.

﴿زرقانی علی المواہب۔ص ۳۰۲ جلد ۵، احکام شریعت۔ص ۴۰﴾

یعنی جب تم بچے کا نام محمد رکھو تو پھر اس کی عزت کرو اور اس کے لیے جگہ فراخ کرو اور اس کی قباحت و برائی مت کرو۔

اللھم صل وسلم وبارک علی النبی المختار

سیدالابرار وعلی آله واصحابه اولی الایدی والابصار

جس گھر میں محمد نام کا کوئی ہو اس گھر کا پہرہ فرشتے دیتے ہیں

علامہ حلبی سیرتِ حلبیہ میں فرماتے ہیں

وفي الشفاء ان لله ملائكة سياحين في الارض عبادتهم كل دار فيها اسم محمد حراسته. ﴿سیرتِ حلبیہ۔ص ۷۹﴾

یعنی کچھ اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے ہیں جو زمین پر چکر لگاتے
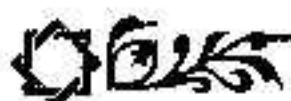
رہتے ہیں ان کی ڈیوٹی یہ ہے کہ جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو اس کا پہرہ دینا۔

۷
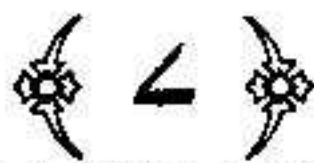
جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو اس گھر میں برکت ہوتی ہے

سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ما کا ن فی اھلبیت اسم محمد الا کثر ت بر کتہ. ﴿زرقانی علی المواہب۔ص ۳۰۲ جلد ۵، احکام شریعت۔ص ۴۰﴾

یعنی جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو اس گھر میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔

اللھم صل وسلم و با رک علی حبیبک الذی بعثتہ رحمۃ للعلمین وعلی آلہ و اصحا بہ اجمعین .

تنبیہ

اس مقام پر علماء کرام اور محدثین عظام نے فرمایا یہ ساری

بہاریں اس شخص کے لیے ہیں جو کہ سنی صحیح العقیدہ ہو ضروریات دین میں سے کسی دینی ضرورت کا منکر نہ ہو ورنہ بے ادب گستاخ ضروریاتِ دین کے منکر کے لیے کسی قسم کی رعایت نہ ہوگی۔

﴿احکام شریعت۔ ص ۳۸﴾

کیونکہ جو شخص اس مقدس و مطہر نام کی عظمت کا قائل ہی نہیں اور کہے کہ عمل کے بغیر کوئی جنت جا ہی نہیں سکتا اس کے لیے رعایت کا سوال ہی نہیں کہ وہ اپنے عملوں کے بل بوتے پر جنت حاصل کرے اور ساتھ یہ بھی ذہن میں رکھیں:

من نوقش له في الحساب يهلك. جس کو حساب میں پوچھ گچھ ہوئی وہ بچ نہیں سکتا۔ پھر تارے نظر آجائیں گے کہ میری نمازیں عبادتیں کہاں گئیں۔

صلى الله تعالىٰ على حبيبه الكريم رحمة للعٰلمين وعلى اله و اصحابه اجمعين.

8
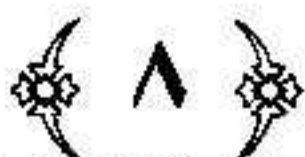
نام مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم کرنے سے جنت عطا ہوگئی اور سو سال کے گناہ معاف ہوگئے

سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ تھا ان کی قوم بنی اسرائیل میں ایک شخص نہایت ہی گنہگار اور کردار کا گندا تھا، اس نے سو سال اور ایک قول کے مطابق دو سو سال نافرمانیوں میں گزار دیے جب وہ مر گیا تو بنی اسرائیل نے اس کا غسل وکفن گوارا نہ کیا بلکہ اسے ٹانگ سے پکڑ کر گندگی کے ڈھیر ﴿اروڑی﴾ پر پھینک آئے ادھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے کلیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارا ایک دوست فوت ہوگیا ہے اور اسے لوگوں نے گندگی پر پھینک دیا ہے۔ آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ اس کو اُٹھائیں اور عزت واحترام کے ساتھ اس کی تجہیز وتکفین کریں پھر آپ اس کا جنازہ پڑھائیں، یہ حکم سن کر کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قوم کو لیکر وہاں پہنچے، اسے دیکھا

تو پہچان لیا کہ یہ تو وہی پاپی ہے لیکن مامور تھے اسے اعزاز کے ساتھ اُٹھا کر تجہیز و تکفین کر کے جنازہ پڑھایا اور دفن کر دیا۔ بعد میں موسیٰ علیہ السلام نے دربار الٰہی میں عرض کی یا اللہ یہ شخص اتنا بڑا مجرم و گنہگار ایسے اعزاز کا حقدار کیسے ہو گیا تو رب کریم نے فرمایا: اے میرے پیارے کلیم! تھا تو یہ بڑا گنہگار اور سخت سزا کا حقدار مگر ہوا یوں کہ ایک دن اس نے توریت کھولی اور اس میں میرے حبیب کے نام مبارک محمد ﷺ پر اس کی نظر پڑی اور اس کے دل میں میرے حبیب ﷺ کی محبت نے جوش مارا اس نے اس نام مبارک کو بوسہ دیا آنکھوں پر رکھ کر درود پاک پڑھا لہٰذا اس تعظیم کی وجہ سے میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیے ہیں اور اس کو اپنے مقبول بندوں میں داخل کر دیا ہے۔

﴿مقاصد السالکین۔ص ۵۰، جلد ۴، القول البدیع۔ص ۱۱۸، حلیۃ الاولیاء۔ص ۴۲ سیرتِ حلبیہ۔ص ۸۰ جلد ۱﴾

تنبیہ

فقیر ابو سعید غفرلہ نے جب یہ واقعہ پہلی بار پڑھا تو دل میں وسوسہ آیا کہ یہ واقعہ تو صرف عقیدت کی بنا پر کسی نے لکھ دیا ہوگا لیکن بعد میں تحقیق کی تو پتا چلا کہ اس واقعہ مبارکہ کو بڑے بڑے جلیل القدر محدثین اور اولیاء کاملین نے ثابت کیا ہے جن کے قول مبارک کو جھٹلایا نہیں جا سکتا مثلاً عارف باللہ خواجہ ضیاء اللہ علیہ الرحمتہ نے مقاصد السالکین میں اور حافظ الحدیث علامہ شمس الدین سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے القول البدیع میں اور حب الرسول علامہ نبہانی رحمتہ اللہ علیہ نے اور علامہ ابو نعیم رحمتہ اللہ علیہ نے حلیتہ الاولیاء میں حافظِ الحدیث علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ میں ۔لہذا ثابت ہوا کہ یہ واقعہ برحق ہے، ایمان دار اور محبت والے کے لیے شک کی گنجائش نہیں ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے جو اپنے حبیب ﷺ کو عظمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان عظمتوں کے مقابلہ میں ایک گنہگار کیا ہزاروں کی بخشش ہوسکتی ہے۔لہذا نہ عقلاً
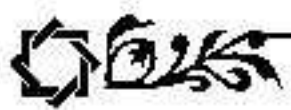
شک وشبہ کی گنجائش ہے نہ نقلاً۔ اللہ تعالیٰ مان لینے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

اللھم صل وسلم و بارک علی حبیبک الذی بعثتہ رحمۃ للعٰلمین و علی آلہ واصحابہ اجمعین.

خارجی نظریات والے جو کہ عمل کو ہی اہمیت دیتے ہیں اور کہتے ہیں عمل ہی عمل سب کچھ ہے جس کے عمل خراب ہوئے وہ دوزخ دھکیل دیا جائے گا، (☆) وہ لوگ ایسے واقعات کو تسلیم نہیں کر تے اور کہتے ہیں لو دیکھو جی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص سو سال گناہ کرتا رہے اور ایک چھوٹی سی بات پر وہ جنت پہنچ جائے یہ نہیں مانا جا سکتا۔ ایسے لوگوں کی نظر صرف اللہ تعالیٰ کے عدل پر ہے فضل پر نہیں ہے اس نظریہ کی وجہ سے یہ لوگ احادیث مبارکہ کے بھی منکر ہو رہے ہیں۔ مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ پڑھیں جو کہ صحیح بخاری اور دیگر حدیث پاک کی معتبر کتابوں میں درج ہیں۔

(☆) اس بات کی تفصیل درکار ہو تو فقیر کی کتاب ''نسبت'' کا مطالعہ کریں

حدیث نمبر ا

سیدنا ابو سعید خدری صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا پہلی امتوں میں ایک شخص ایسا مجرم و گنہگار تھا کہ اس نے ۹۹ ناحق قتل کیے پھر اس نے لوگوں سے پوچھا کہ مجھے کسی ایسے عالم کا پتہ بتاؤ جو کہ روئے زمین میں سب سے بڑا عالم ہو لوگوں نے ایک ایسے عالم کا پتہ بتا دیا وہ مجرم اس عالم ﴿راہب﴾ کے پاس آیا اور مسئلہ پوچھا کہ میں نے ناحق ۹۹ قتل کیے ہیں تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے ﴿وہ عالم بھی اس نظریہ کا تھا کہ بس عمل ہی عمل﴾ اس عالم نے سن کر کہا ہرگز نہیں تیری توبہ قبول نہیں ہو سکتی یہ سن کر اس مجرم نے اس کو بھی قتل کر دیا پورا سو ۱۰۰ کر دیا۔(میری بخشش نہیں ہو سکتی تو تو بھی سو کھا نہ جا) کچھ عرصہ کے بعد پھر اس نے لوگوں سے پوچھا مجھے ایسے عالم دین کا پتہ بتاؤ جو روئے زمین میں سب سے بڑا عالم ہو، لوگوں نے ایک عالمِ دین کا پتہ بتا دیا

وہ مجرم پاپی اس عالم دین کے ہاں حاضر ہوا اور مسئلہ پوچھا کہ جناب میں نے اپنے ہاتھ سے سو ﴿۱۰۰﴾ ناحق قتل کیے ہیں کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس عالم دین نے فرمایا ہاں توبہ قبول ہو سکتی ہے کون ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سامنے آڑے آسکے تو توبہ کر اور فلاں بستی میں کچھ اللہ والے ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں تو بھی وہاں ان کے پاس جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جا اور اپنی اس بستی کی طرف واپس مت آنا۔ وہ اس اللہ والوں کی بستی طرف چل پڑا اور جب وہ دونوں بستیوں کے درمیان میں پہنچا تو اس کو موت آگئی، اب اس کے بارے میں رحمت والے اور عذاب والے فرشتوں کے درمیان جھگڑا کھڑا ہو گیا، رحمت والے فرشتوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ یہ توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف جا رہا تھا اس لیے ہم اس کو جنت لے جائیں گے۔ عذاب والے فرشتوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ یہ اتنا بڑا مجرم جس نے ایک بھی نیکی نہیں کی یہ

کیسے جنت جا سکتا ہے۔ لٰہذا ہم اس کو دوزخ لے جائیں گے۔ اس جھگڑے کو مٹانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا تو ان دونوں ٹیموں نے اس کو اپنا فیصل تسلیم کر لیا ﴿کہ جو فیصلہ کرے گا ہم دونوں جماعتوں کو منظور ہوگا﴾ تو اس نے فیصلہ یہ سنایا کہ دونوں بستیوں کے درمیانی فاصلہ کی پیمائش کر لو جدھر قریب نکلے وہ لے جائیں لٰہذا جب پیمائش کرنے لگے ﴿تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آ گئی﴾ اور اللہ تعالیٰ نے اس ٹکڑے کو جس طرف سے چل کر آ رہا تھا اس کو حکم دیا تو ذرا بڑا ہو جا اور جس بستی کی طرف جا رہا تھا اس ٹکڑے کو حکم دیا تو ذرا چھوٹا ہو جا اور جب پیمائش کی گئی تو وہ ٹکڑا جس طرف جا رہا تھا وہ ایک بالشت چھوٹا نکلا ، اور اللہ تعالیٰ نے ﴿صرف اس نسبت کی وجہ سے﴾ کہ وہ اللہ والوں کی بستی کے قریب نکلا اس کو بخش دیا اور اس کو رحمت والے فرشتے لے گئے۔ ﴿صحیح بخاری۔ ص ۴۹۳ جلد ۱، صحیح مسلم۔ ص ۳۵۹ جلد ۲، مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۳، ریاض الصالحین۔ ص ۱۴، ابن ماجہ۔ ص ۱۹۲، مسند امام احمد۔ ص ۲۰ جلد ۳﴾

سوال یہ ہے کہ کیا خارجی نظریات والے اس حدیث پاک کا بھی انکار کریں گے ،اور کیا ایک اتنا بڑا مجرم جس نے پورا سو ﴿۱۰۰﴾ ناحق قتل کیا وہ صرف اللہ والوں کی طرف جانے کی وجہ سے جنت کا حقدار ہوگیا حالانکہ اس نے ابھی ان اللہ والوں کو دیکھا نہیں ان کے پاس پہنچا نہیں صرف نسبت کی وجہ سے بخشا جا سکتا ہے تو کیا ایک مجرم حبیبِ خدا ﷺ کے نام پاک کی تعظیم کرنے کی وجہ سے نہیں بخشا جا سکتا؟

ہاں ہاں ان لوگوں کے دلوں سے اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کا بغض نکلے تو ان کو سمجھ آئے ورنہ کیسے مان سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس پیارے اور مقدس نام کی عظمتوں کو مان لینے کی توفیق عطا کرے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز

صلی اللہ علی النبی الکریم وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین .

تعظیم جس نے کی ہے محمد کے نام کی

خدا نے اس پہ نارِ جہنم حرام کی

حدیث نمبر۲

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک فاحشہ عورت ﴿طائفہ﴾ کہیں جارہی تھی۔راستہ میں اس نے ایک کنواں دیکھا اور دیکھا کہ کنویں کے کنارے ایک کتا جانِ بلب ہو رہا ہے ﴿اس نے اندازہ کیا یہ کتا پیاسا تھا یہ کنویں پر آیا ہے کہ پانی پیئے مگر نکال نہیں سکتا اور یہ یہاں گر گیا ہے﴾ اس نے اپنا موزہ کنویں میں لٹکایا اور پانی نکال کر اُس کتے کے منہ میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے اس بدکار عورت کو صرف اتنی بات پر بخش دیا۔ ﴿وہ جنتی ہوگئی﴾

﴿مسند امام احمد۔ص ۵۱۰ جلد ۲، صحیح بخاری۔ص ۴۶۷ جلد ۱، مشکوٰۃ شریف۔ص ۱۶۸﴾

یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل اور خارجی لوگ کہتے ہیں ہاں اس عورت نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کیا تو اس وجہ سے بخشی گئی میں پوچھتا ہوں کیا تمہارے نزدیک کتے جیسے ایک

خسیس جانور کی اتنی اہمیت ہے کہ اس پر رحم کھانے سے ایک بدکار عورت کے زندگی بھر کے گناہ، بدکاریاں ساری معاف ہو جائیں تو کیا نبیوں کے نبی، رسولوں کے امام ﷺ کی دربار الٰہی میں کوئی وقعت نہیں کہ ان کے نام پاک کی تعظیم کرنے سے ایک گنہگار مجرم بخشا جائے مگر بات یہ ہے کہ خارجیوں کی قسمت کھوٹی ہے کتے جیسے خسیس جانور کو اتنی اہمیت دیتے ہیں مگر حبیب خدا ﷺ جو سید العلمین ہیں جن کے سر پر اللہ تعالیٰ نے محبوبیت کا تاج رکھا ہے جن کی خاطر سب کچھ بنا اس محبوب رب العلمین ﷺ کی ان کی نظر میں اتنی بھی وقعت نہیں ہے۔

﴿العیاذ باللہ﴾

وسیعلم الذین ظلمو اای منقلب ینقلبو ن

حیف ہے ایسے علماء کی عقل و دانش پر دراصل ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کا بغض بھرا ہوا ہے۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل ۔

اللھم صل وسلم و بارک علی الحبیب النبی الکریم وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین ۔

﴿ ۹ ﴾

سید دو عالم ﷺ کے نام پاک کی تعظیم کرو اور سیدھے جنت جاؤ

جب اذان ہو اور مؤذن اشھد ان محمداً رسول اللہ۔ پڑھے تو مستحب ہے کہ نام نامی اسمِ گرامی سننے والا درود پاک پڑھے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگائے، ایسا کرنے والے کو حبیب خدا ﷺ جنت میں لے جائیں گے۔

چنانچہ ردالمحتار ﴿فتاویٰ شامی﴾ میں ہے

ویستحب ان یقال عند سماع الاولیٰ من الشھادۃ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند الثانیۃ منھا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ ثم یقول اللھم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابھامین علی

العینین فانہ‘علیہ السلام یکون قائداً لہ‘الی

الجنۃ کذافی کنزالعباد قھستانی و نحوہ‘فی فتاوی

الصوفیۃ.

﴿ردالمحتار۔ص ۳۹۸ جلد ا،طحطاوی علی المراقی۔ص ۱۵۶﴾

یعنی جب اذان میں مؤذن اشھد ان محمداً رسول

اللہ کہے تو مستحب ہے کہ سننے والا کہے:

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ .اور جب دوسری مرتبہ یہی

کلمہ سنے تو کہے:

قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اللھم متعنی بالسمع

والبصر .اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے ایسا کرنے والے کو نبی

کریم ﷺ جنت لے جائیں گے جیسے کہ یہ مسئلہ کنزالعباد میں ہے

اور ایسے ہی فتاویٰ صوفیہ میں ہے۔

نیز علامہ شامی رحمتہ اللہ علیہ نے ردالمحتار میں فرمایا وفی

کتاب الفردوس من قبل ظفری ابھامیہ عند سماع

اشهدان محمداً رسول الله ،فی الاذان انا قا ئد ہ ،

و مد خلہ ،فی صفو ف الجنة و تما مہ،فی حو اشی

البحر للر ملی ۔

﴿ردالمحتار۔ص ۳۹۸ جلد ا﴾

یعنی کتا ب الفر دو س میں یو ں ہے کہ جس نے

اذان میں اشھد ان محمد اًرسو ل اللہ۔سنا اور انگوٹھوں

کو بو سہ دیا تو سر کا ر علیہ الصلوٰ اۃ والسلام کا فر ما ن ہے کہ میں

ایسے شخص کا قا ئد ہوں گا اور جنت کی صفوں میں داخل کروں گا۔

صلی اللہ تعا لیٰ علیہ و الہ وسلم

نیز طحطا وی علی مراقی الفلاح میں مزید فرمایا:

وذکر الدیلمی فی الفر دو س من حد یث ابی بکر

الصد یق رضی اللہ عنه مرفوعاًمن مسح العین ببا طن

انملة السبا بتین بعدتقبیلھما عند قول المؤذن اشھد

ان محمد اًرسو ل اللہ ،وقال اشھد ان محمد اً عبد ہ‘

و رسولہ' رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیاً حلت لہ' شفاعتی ۔
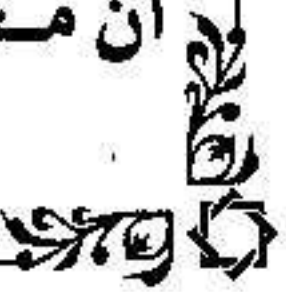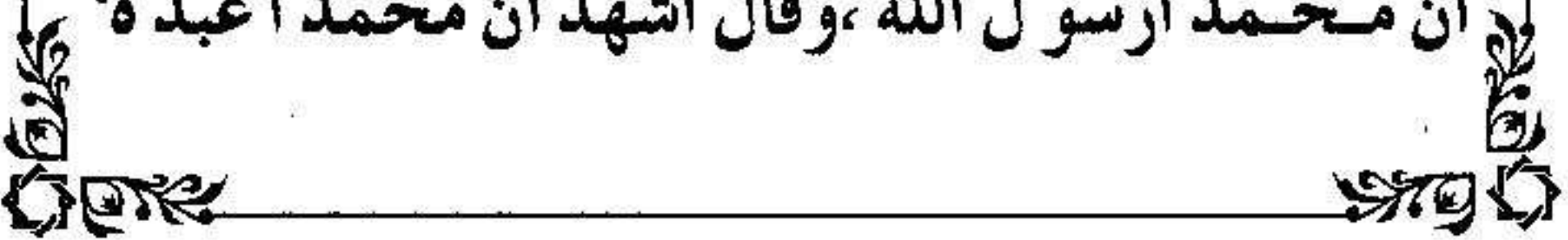
﴿طحطاوی ۔ص ۱۶۵، مقاصد حسنہ ۔ص ۳۸۴﴾

یعنی دیلمی نے فردوس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث بیان کی کہ جو شخص انگلیوں کو بوسہ دے اور ان دونوں کو آنکھوں پر لگائے جبکہ مؤذن اشھد ان محمداً رسول اللہ پڑھے اور سننے والا ساتھ یہ بھی کہے اشھد ان محمد عبدہ' ورسولہ' رضیت باللہ رباً وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیاً تو سرکاری فرمان ہے کہ ایسے شخص کے لیے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

﴿نوٹ﴾

بعض لوگ لم یصح فی المرفوع سے غلط مطلب لے کر کہہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث تو صحیح ہی نہیں تو کیا ثابت ہو گا ،

اس غلط مطلب کا ازالہ کرنے کے لیے علامہ طحطاوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا و بمثله يعمل في الفضائل یعنی فضائل اعمال میں اگر رفع صحت تک نہ بھی پہنچا ہو تو عمل کرنا جائز ہے۔

فجزاهم الله تعالیٰ احسن الجزاء.

اسی لیے حضرت ملا علی قاری نے فرمایا:

واذا ثبت رفعه الى الصديق رضى الله عنه فيكفى للعمل به لقوله عليه الصلوٰة والسلام عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين.

﴿موضوعاتِ کبیر۔ ص ۱۰۸﴾

یعنی جب اس روایت کا رفع سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک ثابت ہے یعنی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک مرفوعاً ثابت ہے تو عمل کے لیے اتنا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے اے اُمت تم پر میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے۔

﴿ عجوبہ ﴾

فقیر ابو سعید غفر لہٗ جن ایام میں بحکم سیدی محدث اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ فتویٰ نویسی پر مامور تھا ان دنوں ایک صاحب دارالافتاء جامعہ رضویہ میں آئے اور سوال کیا کہ کیا کسی فتویٰ کی کتاب میں اذان سن کر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر انگوٹھے چومنے کا ذکر ہے؟ میں نے کہا ہاں ہے وہ بولے مجھے دکھاؤ میں نے پوچھا اس پوچھنے کی ضرورت کیوں پڑی وہ بولے کہ میں فیصل آباد کی جامع مسجد کچہری بازار کے خطیب مفتی صاحب کے ہاں گیا اور وہاں سوال کیا کہ کسی فتویٰ کی کتاب میں اذان میں نام مبارک سن کر انگوٹھے چومنے کا ذکر ہے؟ مفتی صاحب نے کہا ہے کہ فتاویٰ کی کسی کتاب میں اس کا ذکر ہی نہیں ہے اس لیے میں آپ سے پوچھنے آیا ہوں فقیر نے اسی وقت (۱) فتاویٰ شامی ردالمحتار اور (۲) طحطاوی شریف نکال کر دکھا دیں کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو یہ دونوں کتابیں فتویٰ کی ہیں، وہ صاحب دیکھ کر مبہوت ہو کر رہ گئے ﴿ کہ واقعی وہ
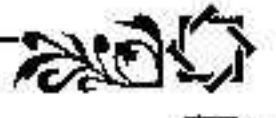
دوسرے لوگ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی عظمت کو چھپا جاتے ہیں اور یہودیوں کا کردار ادا کرتے ہیں ﴿ حسبنا اللہ و نعم الوکیل .

﴿نوٹ﴾

فتاویٰ شامی ﴿ردالمحتار﴾ فتویٰ کی ایسی کتاب ہے کہ اس کے سوا کسی حنفی مفتی کو فتویٰ چلانا بہت مشکل ہے خواہ وہ مفتی بریلوی ہو خواہ دیوبندی اور یہ کتاب فتاویٰ شامی عموماً ہر حنفی مفتی کے پاس ہوتی ہے لہٰذا مفتی ہوکر یہ کہنا کہ فتویٰ کی کسی کتاب میں سرکار ﷺ کا اذان میں نامِ پاک سن کر انگوٹھے چومنے کا ذکر ہی نہیں یہ سراسر کتمانِ شان مصطفیٰ ﷺ ہے اور یہ اس کے مترادف ہے کہ کوئی دوپہر کے وقت جب کہ آفتاب پوری چمک دمک کے ساتھ فلک پر تابندہ ہو اور کوئی کہے کہ سورج ہے ہی نہیں (یا اللہ تعصب سے بچا اور اپنے حبیب ﷺ کی سچی محبت عطا فرما) آمین بجاہ من اتخذ تہ حبیبا فی الدنیا والاخرۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و الہ واصحابہ اجمعین۔

﴿ ۱۰ ﴾
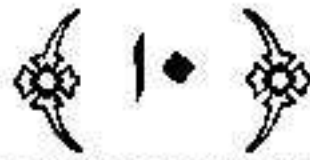
نام مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم سے آنکھ سے کنکری نکل گئی

حضرت فقیہ محمد بابا رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی آپ بیتی بیان کی کہ آندھی چلی تو میری آنکھ میں کنکری پڑ گئی جس سے سخت تکلیف ہوئی اور وہ کسی طرح بھی نہیں نکلتی تھی اور جب اذان ہوئی اور مؤذن نے کہا اشھد ان محمد ارسول اللہ تو یہ سن کر میں نے بھی یہی کہا فوراً کنکری نکل گئی۔ ﴿مقاصد حسنہ۔ ص ۳۸۴﴾

﴿ ۱۱ ﴾

نام محمد ﷺ کے سامنے کنکری کا نکل جانا معمولی بات ہے

مندرجہ بالا واقعہ سن کر علامہ رداد نے فرمایا:

وھذا یسیر فی جنب فضائل الرسول ﷺ

یعنی فضائل مصطفیٰ ﷺ کے مقابلہ میں کنکری کا نکل جانا معمولی سی بات ہے۔ ﴿مقاصد حسنہ۔ ۳۸۴﴾
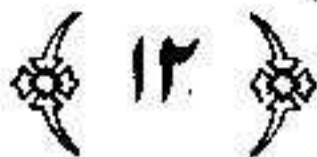
اذان میں نام حبیب خدا ﷺ سن کر درود پاک پڑھنے اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانے والے کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔

حضرت شمس الدین بن صالح مدنی جو کہ مسجد نبوی شریف کے امام وخطیب تھے اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ میں نے بعض مصری متقدمین سے سنا، فرماتے تھے کہ جب کوئی اذان میں نام حبیب ﷺ سنے اور شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کو چوم کر آنکھوں سے لگائے اُس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔

﴿مقاصد حسنہ۔ص۳۸۴﴾

۱۳

بعض شیوخ عراق کا اسی سے ملتا جلتا قول مبارک

یہی حضرت شیخ ابو صالح مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے فقیہ محمد المروندی سے سنا وہ بعض مشائخ عجم سے بیان فرما رہے تھے کہ جب اذان میں نامِ نامی اسمِ گرامی حبیب خدا ﷺ سنے تو انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگائے اور کہے:

صلی اللہ علیک یا سیدی یا رسول اللہ ویا حبیب قلبی ویا نور بصری و یا قرۃ عینی .

اس کے بعد فرمایا: کہ میں نے جب سے یہ عمل شروع کیا ہے میری آنکھیں کبھی نہیں دکھیں۔ ﴿مقاصد حسنہ۔ص ۳۸۴﴾

۱۴

مسجد نبوی شریف کے خطیب ابو صالح مدنی رحمۃ اللہ علیہ یہ سارے واقعات بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وانا ولله الحمد والشکر منذسمعته منها استعملته فلم ترمد عینی وارجوا ان عافیتهما تدوم وانی اسلم من العمیٰ ان شآء اللہ تعالیٰ۔ ﴿مقاصد حسنہ۔ص ۳۸۴﴾

یعنی اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ جب سے میں نے ان دونوں بزرگوں سے مندرجہ بالا ارشادِ مبارکہ سنے ہیں میں بھی یہی عمل کرتا ہوں لہٰذا میری بھی آنکھیں آج تک نہیں دکھیں اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھتا ہوں کہ میری آنکھیں ہمیشہ محفوظ رہیں گی اور میں اندھا بھی نہیں ہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

﴿مقاصد حسنہ۔ص ۳۸۴﴾

﴿ ۱۵ ﴾

حضرت خواجہ فقیہ محمد بن سعید خولانی فرماتے ہیں مجھ سے عالم فاضل فقیہ ابوالحسن علی محمد بن حبیب حسینی نے بیان کیا اور انہوں نے فقیہ زاہد بلالی سے انہوں نے سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص سنے کہ مؤذن: اشھد

ان محمداً رسول اللہ. کہہ رہا ہے اور وہ سن کر پڑھے

مرحبا بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبد اللہ ﷺ اور انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے وہ نہ کبھی اندھا ہوگا نہ اُس کی آنکھیں دکھیں گی۔ ﴿مقاصد حسنہ۔ص ۳۸۵﴾

﴿۱۶﴾

یوں ہی خواجہ شمس الدین محمد بن ابو النصر بخاری سے مروی ہے کہ جو کوئی یہ عمل کرے گا وہ کبھی اندھا نہیں ہوگا۔

﴿مقاصد حسنہ۔ص ۳۸۵﴾

﴿۱۷﴾

شرح نقایہ میں ہے:

واعلم انہ یستحب ان یقال عند سماع الاولیٰ

من الشھادۃ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند

الثانیۃ منھما قرۃ عینی بک یا رسول اللہ ثم یقال

اللھم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری

الابهامین علی العینین فانه صلی الله علیه وسلم یکون له قائدا الی الجنة . ﴿منیر العین۔ ص ۱۳﴾

یعنی جاننا چاہیے کہ جب مؤذن اذان میں پہلی بار اشھد ان محمدا رسول اللہ پڑھے تو مستحب ہے کہ سننے والا انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے اور کہے صلی اللہ علیک یا رسول اللہ ﷺ اور جب مؤذن دوسری بار کہے اشھد ان محمدا رسول اللہ تو سننے والا انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اور کہے قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اللھم متعنی بالسمع و البصر ۔ ایسا کرنے والے کو حبیب خدا ﷺ جنت لے جائیں گے۔ ﴿منیر العین۔ ص ۱۴﴾

وصلی اللہ علی النبی الکریم و علی الہ واصحابہ اجمعین

کیوں میرے مسلمان بھائی میرے آقا تاجدارِ مدینہ ﷺ کے امتی تجھے بھی جنت چاہیے یا نہیں۔

اسی طرح فتاویٰ صوفیہ میں ہے۔

اذان میں نام پاک سن کر انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر رکھنا جائز و مستحب ہے

شیخ المشائخ علامہ جمال الدین مکی نے اپنے فتاویٰ میں فرمایا

سئلت عن تقبیل الابهامین ووضعهما علی العینین عند ذکر اسمه صلی اللہ علیہ وسلم فی الاذان هل هو جائز ام لااجبت بما نصه' تقبیل الابهامین ووضعهما علی العینین عند ذکر اسمه صلی الله علیه وسلم فی الا ذان جا ئز بل هو مستحب صرح به مشا ئخنا .

(منیر العین ۔ ص ۱۴)

یعنی حضرت شیخ جمال الدین فرماتے ہیں مجھ سے سوال ہوا کہ اذان میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگانا جائز ہے یا نہیں تو میں نے ان الفاظ سے جواب دیا

اذان میں نام نامی اسم گرامی رسول اللہ ﷺ کا سن کر انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگانا جائز ہے بلکہ مستحب ہے جیسے کہ ہمارے بزرگوں نے اپنی اپنی کتابوں میں اس کی تصریح کی ہے۔

اللھم صل وسلم و بارک علی حبیبک الکریم و علی آلہ واصحابہ اجمعین.

۱۹

صاحبِ روح البیان کے نزدیک بھی اذان میں نام مبارک سن کر انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگانا مستحب ہے۔

ویستحب ان یقول عند سماع الاولیٰ من الشھادة صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند سماع الثانیة قرة عینی بک یا رسول اللہ ثم یقول اللھم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابھامین علی العینین کما فی شرح القھستانی وفی تحفة الصلوٰة للکاشفی صاحب التفسیر نقلاً

عن الفقھاء الکبار۔ ﴿تفسیر روح البیان۔ص۲۶۰ جلد۲۴﴾

یعنی اذان میں جب پہلی بار سنے: اشھد ان محمداً رسول اللہ تو مستحب ہے کہ سننے والا کہے: صلی اللہ علیک یا رسول اللہ۔ اور جب دوسری بار سنے تو کہے: قرۃ عینی بک یا رسول اللہ۔ ﴿آپ کی برکت سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے﴾ جبکہ دونوں بار انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے۔ یوں شرح قہستانی میں ہے اور انھوں نے بڑے بڑے فقہاء کرام سے نقل کیا ہے۔

صلی اللہ علی النبی الکریم و علی الہ واصحابہ اجمعین.

﴿۲۰﴾

اذان میں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا یہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے

دیلمی نے فردوس میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث

﴿ ۲۱ ﴾
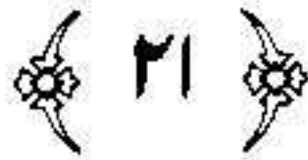
ولیوں کے ولی سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہ بھی اذان میں نام مبارک سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگاتے تھے

جواہر مجددیہ'' میں ہے ﴿سیّد امام ربّانی قدس سرہ﴾ جس وقت اذان سنتے اس کا جواب دیتے اور بوقت شہادۃِ ثانیہ ﴿اشھدان محمداً رسول اللہ﴾ تقبیل ابہامین ﴿انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگاتے﴾ اور قرۃ عینی بک یا رسول اللہ پڑھتے۔

﴿جواہر مجددیہ۔ص ۵۲، مصنفہ حضرت خواجہ حسین نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ﴾

(۱)

اے میرے عزیز غور کر یہ امام ربانی کون ہیں یہ وہ ہیں جن کے متعلق پانچ سو سال پہلے غوثوں کے غوث محبوب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم جیلانی قدس سرہٗ نے بشارت دی تھی، ہوا یوں کہ ایک دن سیدنا غوثِ اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کسی جنگل میں مراقبہ کر رہے

تھے کہ یکا یک ایک نور آسمان سے نمودار ہوا اس سے سارا جہان منور ہو گیا اور الہام ہوا کہ آپ سے پانچ سو سال بعد جب کہ جہان میں شرک و بدعت پھیل جائے گی اس وقت ایک بزرگ جو کہ وحیدِ اُمت ﴿یکتائے اُمت﴾ پیدا ہوگا وہ دنیا سے شرک و گمراہی کو ملیا میٹ کر دے گا، دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نئے سرے سے تازگی بخشے گا اور اس کی صحبت کیمیا ہوگی، اس کے صاحبزادے اور خلفاء بارگاہ صمدیت کے صدر نشین ہوں گے۔ یہ سن کر سیدنا غوث اعظم جیلانی بغدادی قدس سرہٗ نے اپنے خرقہ خاص کو اپنے کمالات ﴿نسبتِ قادریہ﴾ سے بھرپور کر کے اپنے صاحبزادے تاج الدین سید عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ کے سپرد کیا اور فرمایا کہ جب اس بزرگ کا ظہور ہو یہ خرقہ ان کے حوالے کر دینا اس وقت وہ خرقہ خاص سید عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں یکے بعد دیگرے نصیحت کے مطابق سپرد ہوتا رہا حتیٰ کہ ۱۰۱۳ھ میں سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانی قدس سرہٗ کی اولاد پاک میں سے سیدنا سکندر شاہ کیتھلی رحمتہ اللہ علیہ

کیتھل سے اٹھا کر سرہند شریف لائے اس وقت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ' مراقبہ میں تھے تو اچانک حضرت شاہ سکندر کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے اوپر ڈال دیا جس سے آپ نسبتِ قادریہ کے فیض سے بہت زیادہ مسرور ہوئے۔ ﴿جواہر مجددیہ۔ص ۱۰﴾

(۲)

یہ وہ امام ربانی ہیں جن کے متعلق حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا آج سے چارسو سال بعد میرا ایک ہم نام پیدا ہوگا ﴿شیخ احمد جام کا نام بھی احمد تھا اور سیدنا امام ربانی کا نام بھی احمد ہے رضی اللہ عنہما﴾ وہ میرے بعد میرے ہم ناموں سے افضل ہوگا۔

﴿جواہر مجددیہ۔ص ۱۰﴾

(۳)

یہ وہ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ ہیں جن کے متعلق حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے شیخ ظہور الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میرے والد ماجد کے ہاتھ پر چھ لاکھ آدمیوں نے بیعت کی تھی

پاک ذکر کی ہے کہ انہوں نے جب مؤذن کو: اشھد ان محمداً رسول الله پڑھتے سنا تو ﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ﴾ نے اسی طرح کیا اور انگلیوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگایا یہ دیکھ کر رحمت والے نبی ﷺ نے فرمایا: من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیه شفاعتی ولا یصح.

﴿مقاصد حسنہ۔ ص ۳۸۴﴾

یعنی جو کام میرے خلیل ابوبکر نے کیا ہے جو مسلمان ایسا کرے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی اور اس کی سند درجہ صحت تک نہیں پہنچی۔

﴿تنبیہ﴾

فضائل اعمال میں اگرچہ سند درجہ صحت تک نہ بھی پہنچے تو حرج نہیں۔ ﴿دیکھیں کتاب حکم الضعاف﴾

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبه سیدنا محمد و اله وسلم

تو میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کیا بڑے بڑے مشائخ کرام کے حالات کتابوں میں مرقوم ہیں لیکن آپ کے حالات سب سے ممتاز ہیں، یہ سن کر آپ نے فرمایا اب سے چار سو سال بعد ایک میرا ہم نام بزرگ پیدا ہوگا اس کے حالات مجھ سے بھی کہیں افضل ہوں گے۔

﴿جواہر مجددیہ۔ص ۱۰﴾

حضرت شیخ ملا جامی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی حضرت شیخ احمد جام رحمتہ اللہ علیہ کا مذکورہ قول مبارک تحریر فرمایا ہے کہ شیخ احمد جام کا وصال ۶۰۰ھ میں ہوا اور حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ کا ظہور ۱۰۰۰ھ میں ہوا جو کہ پورے چار سو سال بنتے ہیں لہذا ثابت ہوا کہ وہ بزرگ جنکی بشارت دی گئی تھی وہ آپ ہی ہیں۔ ﴿جواہر مجددیہ۔ص ۱۰﴾

(۴)

یہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ وہ ہیں جن کے متعلق حضرت شیخ خلیل بدخشی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں ایک بزرگ جو کہ افضل ترین اولیاء امت سے ہوں گے ملک ہند

میں پیدا ہونے والے ہیں میری ان کے ساتھ ملاقات نہ ہو سکے گی جس کا مجھے افسوس ہے پھر آپ نے ایک خط حضرت امام ربانی کے نام لکھ کر اپنے خلیفہ خواجہ عبدالرحمٰن بدخشی کے حوالے کیا اور وہ خلیفہ صاحب اس خط کو لے کر ۱۰۲۲ھ میں آئے اور حضرت امام ربانی قدس سرہ کی خدمت میں پیش کیا اس خط میں دعا کے لیے عرضداشت تھی، سیدنا امام ربانی نے وہ خط پڑھ کر دعا کی اور پھر فرمایا شیخ خلیل اللہ بدخشی کا مقام کبارِ اولیاء امت میں نظر آتا ہے۔ ﴿جواہر مجددیہ۔ص ۱۱﴾

(۵)

یہ وہ امام ربانی ہیں کہ جب الحاد و بے دینی عروج پر پہنچ گئی تو لوگ حضرت سلیم چشتی اور حضرت شیخ نظام نارنولی اور حضرت شیخ عبداللہ سہروردی رحمہم اللہ کی خدمت میں اکبر بادشاہ کی بے دینی کی شکایات لے کر آتے تو یہ اولیاء امت توجہ باطنی کے بعد فرماتے صبر کرو عنقریب ایک امام وقت اور اسلام کا مجدد پیدا ہونے والا ہے وہ اس بے دینی اور گمراہی کو دفع کرے گا اور

قیامت تک اس کا نور باقی رہے گا۔ ﴿جواہر مجددیہ۔ص ۱۱﴾

(۶)

یہ وہ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ ہیں جن کے متعلق جب آپ کے والد ماجد حضرت شیخ عبدالواحد (رحمتہ اللہ علیہ) اپنے پیر و مرشد خواجہ عبدالقدوس رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت کے لیے حاضر ہوئے تو حضرت خواجہ عبدالقدوس نے فرمایا کہ آپ کی پیشانی میں ایک ولی برحق کا نور جلوہ گر ہے اس نور سے مشرق و مغرب روشن ہوں گے اور بدعت و گمراہی مٹ جائے گی اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو اس کو دربارِ الٰہی میں وسیلہ بناؤں گا۔ ﴿جواہر مجددیہ۔ص ۱۱﴾

(۷)

یہ وہ امام ربانی قدس سرہ ہیں کہ جس سال ۹۷۱ھ میں آپ کی پیدائش ہوئی اس سال خان اعظم خاں کے دربار نجومی اکٹھے ہوئے اور سب نے کہا تین دن سے ایک ستارہ طلوع ہو رہا ہے جس سے یہ نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں کہ کوئی مردِ خدا پیدا ہو رہا ہے جو کہ

اسلام کو تازگی بخشے گا۔ ﴿جواہر مجددیہ۔ ص ۱۱﴾

(۸)

یہ وہ امام ربانی مجدد الف ثانی ہیں کہ ان کی ولادت کے سال اراکین سلطنت نے کچھ خوابیں دیکھیں کہ سرہند سے ایک نور کا ظہور ہوا ہے انہوں نے یہ خوابیں شیخ کبیر الاولیاء کی خدمت میں عرض کیں آپ نے فرمایا سرہند سے جو نور کا ظہور دیکھا گیا ہے یہ کسی ولی برحق کی ولادت کی طرف اشارہ ہے۔ ﴿جواہر مجددیہ۔ ص ۱۱﴾

(۹)

یہ وہ امام ربانی ہیں جن کے متعلق آپ کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن مراقبہ کی حالت میں دیکھا کہ جہان میں تاریکی پھیلی ہوئی ہے اور ریچھ، بندر، خنزیر، لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ پھر یکایک دیکھا کہ ان کے اپنے سینے سے ایک نور نکلا جس سے سارا جہان روشن ہو گیا اور اس نور نے سب درندوں ﴿خنزیر، ریچھ وغیرہ﴾ کو جلا کر خاکستر کر دیا ہے پھر دیکھا کہ ایک نورانی تخت ہے جس پر ایک ذیشان بزرگ

جلوہ گر ہیں اور ان کے چاروں طرف بہت سے نورانی بزرگ اور فرشتے باادب کھڑے ہیں اور ان کے سامنے ظالموں اور جابروں کو لا کر ذبح کیا جارہا ہے اور منادی ندا کررہا ہے:

قل جآء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا .

آپ کے والد ماجد نے یہ واقعہ حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ سیدنا غوث اعظم جیلانی قدس سرہ کی اولادِ امجاد میں سے تھے عرض کیا آپ نے سن کر فرمایا آپ کے ہاں فرزند پیدا ہوگا جو افضل اولیاء اُمت سے ہوگا اس کے نور سے شرک و بدعت کی گمراہی دور ہوگی اور دین مصطفیٰ ﷺ کو روشنی اور فروغ حاصل ہوگا ۔

﴿جواہر مجددیہ۔ص ۱۲﴾

عزیز من یہ مندرجہ بالا چند سطریں میں نے اس لیے لکھی ہیں کہ اس پر غور کیا جائے اتنی بڑی ہستی جن کی بزرگی جن کے علم و فضل کا چار دانگ عالم میں ڈنکا بج رہا ہے جن کی بزرگی کے متعلق بڑے بڑے ولیوں، قطبوں، غوثوں نے صدہا سال پہلے بشارتیں دیں وہ اس مبارک

عمل (جس پر حصول جنت اور گناہوں سے بخشش کی نوید ہے)
عمل پیرا رہے کیا وہ عمل بھی بدعت اور ناجائز ہوسکتا ہے کیا یہ لوگ جو
انٹ شنٹ باتیں بنا کر اس مبارک عمل کو روکنے کی لاحاصل کوشش کر
تے ہیں وہ باتیں ان اکابر تک نہ پہنچیں کیا وہ ان پڑھ تھے؟

عزیز من جن کے دل محبت و عظمتِ مصطفیٰ ﷺ سے خالی
ہیں وہ تو کسی قیمت پر نہیں مانیں گے لیکن تو تو اپنے دل کو صاف
کر میرے عزیز اسی عمل سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر ایسے لوگوں
کے دلوں میں رتی بھر بھی عشق رسول ہوتا تو یہ ہرگز ہرگز انکار نہ کرتے
بہر حال بطورِ نصیحت عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ایسے ہی لوگوں کے
ساتھ میل جول، محبت و دوستی رکھی تو قبر میں جان دو عالم ﷺ کو
نہیں پہچان سکو گے، لہٰذا ابھی وقت ہے ہوشیار ہو، بیدار ہو اور ان اکابر
اولیاء کا دامن تھام لے جنکی بزرگی اور علم و فضل سے جہان روشن ہے۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی
الا باللہ العلی العظیم۔

۲۲

اذان میں نام پاک سن کر انگوٹھے چومنے اور آنکھوں پر لگانے سے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حضرت شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ نے قوت القلوب میں فرمایا:

روایت کردہ از ابن عیینہ کہ حضرت پیغمبر ﷺ بمسجد در آمد و ابو بکر رضی اللہ عنہ ظفر ابہامین چشم خود را مسح کردہ گفت قرۃ عینی بک یا رسول اللہ۔ وچوں بلال رضی اللہ عنہ از اذان فراغ شد روئے نمود حضرت رسول اللہ ﷺ فرمود کہ ابا بکر ہر کہ بگوید آنچہ تو گفتی از روئے شوق بلقائے من وکند آنچہ تو کردی خدائے درگذر کند گناہاں ویرا آنچہ باشند نو وکہنہ خطا وعمد ونہاں وآشکارا در مضمرات بریں وجہ نقل کردہ۔

﴿حاشیہ تفسیر جلالین۔ ص ۳۵۷﴾

یعنی ابن عیینہ سے مروی ہے کہ حبیب خدا ﷺ ایک دن مسجد میں تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اور جب اشھد ان محمداً رسول اللہ کہا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ

عنہ نے انگوٹھے آنکھوں پر لگا کر پڑھا: قرۃ عینی بک یا رسول الله
اور جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان ختم کی، رسول اکرم ﷺ
نے فرمایا اے ابوبکر جو کوئی یہ پڑھے جو تو نے پڑھا ہے از روئے شوق
دیدار اور ایسے کرے جیسے تو نے کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نئے پرانے
پوشیدہ اور ظاہر گناہ نیز خطا و عمد سب معاف فرمادے گا۔

اللهم صل وسلم و بارک علی النبی المختار
سید الابرار زین المرسلین الاخیار و علی آله
و اصحابه الابرار الیٰ یوم القرار.

زاں بعد محشی نے فرمایا و قد اصاب القهستانی فی
القول باستحبابه ﴿حاشیہ جلالین۔ص ۳۵۷﴾

یعنی علامہ قہستانی نے بالکل درست فرمایا ہے کہ یہ عمل مستحب
ہے، پھر فرمایا: و کفانا کلام الامام المکی فی کتابه فانه
قد شهد الشیخ السهروردی فی العوارف المعارف
بوفور علمه و کثرة حفظه و قوة حاله۔

﴿حاشیہ جلالین۔ص ۳۵۷﴾

یعنی ہمارے لیے شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ عنہ کا قول مبارک کافی ہے کیونکہ شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ نے عوارف المعارف میں خواجہ ابو طالب مکی کے علم کے وافر ہونے اور حال کی قوت اور مضبوط یادداشت کی گواہی دی ہے۔

والحمد لله رب العلمين و الصلوٰة والسلام على حبيبه سيد الانام و على آله و اصحابه اجمعين۔

نیز محشی نے آخر میں فرمایا: ولقد فصلنا و اطبنا الكلام لان بعض الناس ينازع فيه لقلة علمه۔ ﴿حاشیہ جلالین۔ص ۳۵۷﴾

یعنی ہم نے اس مسئلہ کو اس لیے تفصیل کے ساتھ لمبا کر کے بیان کیا ہے کہ بعض کم علم لوگ اس مسئلہ میں جھگڑا کرتے ہیں۔

صلى الله على حبيبه الكريم وعلى آله واصحابه اجمعين

﴿تنبیہ﴾

تفسیر جلالین کے محشی نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے کہ اس مسئلہ میں جو لوگ نزاع کرتے ہیں وہ کم علم ہیں، میں کہتا ہوں کہ وہ صرف کم علم ہی

نہیں بلکہ وہ کم عقل بھی ہیں اور بدنصیب بھی ہیں، اورصرف میں ہی نہیں کہتا بلکہ مرزا غالب بھی یہی کہہ گئے ہیں:

الفت کو احمقوں نے پرستش دیا قرار

یعنی ایمان والے ولیوں، نبیوں کے ساتھ خصوصاً حبیب خدا سید الانبیاء ﷺ کے ساتھ محبت والفت کرتے ہیں، تو احمق لوگ کہتے ہیں تم ان کی پوجا کرتے ہو لہذا شرک کرتے ہو۔ اسی وجہ سے وہ احمق کہلائے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے۔

لطیفہ

میرے عزیز ڈاکٹر محمد آصف سلمہ نے ایک واقعہ بتایا اپنی آپ بیتی سنائی کہ میں ایک دن نماز کے لیے کچہری بازار کے باہر جو مسجد ہے میں اس میں نماز پڑھنے کے لیے گیا اور جب اذان ہوئی اور آقائے دوجہان ﷺ کا نام نامی سنا تو انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگایا اور درود شریف پڑھا اور نماز پڑھی پھر جب میں باہر نکلنے لگا تو ایک صاحب باریش جو کہ میرے انتظار میں بیٹھے تھے وہ بولے بھائی بات

سن میں نے کہا فرمایئے وہ بولے یہ تو نے کیا کیا میں نے پوچھا کیا ہوا وہ بولے تو نے جو انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے تو نے شرک کیا ہے۔ میں نے پوچھا کیا آپ کی شادی ہو چکی ہے انہوں نے کہا ہاں ہو چکی ہے میں نے کہا تو نے کبھی بیوی کا منہ چوما ہے وہ بولے اس کا کیا مطلب ہے میں نے کہا تجھے اپنی بیوی پیاری لگتی ہے تو اس کا منہ چوم لیتا ہے مجھے میرے آقا ﷺ کا نام پاک پیارا لگتا ہے میں وہ چوم لیتا ہوں نہ وہ فرض نہ یہ فرض۔ پھر وہ ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگا تو میں نے کہا بس آپ مجھے قرآن وحدیث سے ایک حوالہ دکھادیں کہ اللہ تعالیٰ نے یا اس کے رسول ﷺ نے فرمایا ہو کہ اذان میں نبی علیہ السلام کا نام سن کر انگوٹھے مت چومو تو میں آج ہی توبہ کر لیتا ہوں اس پر وہ لاجواب ہو کر خاموش ہو گیا اور چلتا بنا۔

﴿نوٹ﴾

میں کہتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے سچ کہا کیونکہ قانون ہے عدم ثبوت، ثبوت عدم نہیں ہوا کرتا۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے۔

﴿سوال﴾

آپ نے ایک مستحب عمل پر اتنا زور کیوں دیا ہے۔ آخر یہ کوئی فرض واجب تو نہیں ہے۔

﴿جواب﴾

بیشک اذان میں نام نامی اسمِ گرامی سن کر محبت کے ساتھ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگانا یہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت مؤکدہ بلکہ یہ ایک مستحب عمل ہے لیکن یہ عمل صد ہا برکات کا حامل ہے اس میں محبت و عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کا اظہار ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں ﴿ﷺ﴾ اور اسی عظمتِ حبیب ﷺ کی برکت سے جنت کا حصول ہے، اسی کی برکت سے صد سالہ گنہگار بخشے جا سکتے ہیں ۔لہٰذا اسی جذبہ کے تحت فقیر نے خیر خواہی کے طور پر اس مسئلہ کو تفصیل سے لکھا ہے تا کہ میرے آقا رحمتِ دو عالم ﷺ کی امت اس پر عمل پیرا ہو کر شفاعت کی حقدار ہو کر ان کے رب کریم سے جنت حاصل کر سکے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز . واللہ تعالیٰ الموفق

ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا با لله العلی العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ رحمۃ للعلمین وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین .

واقعہ

فقیرابوسعید غفرلہٗ ایک دن ایک کامل ولی جو کہ صاحبِ کشف و کرامت ہیں جو کہ دل کے خطرات پر گفتگو فرماجاتے ہیں، فقیران کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے دورانِ گفتگو دو باتیں ارشاد فرمائیں، ایک یہ کہ جب تک انسان نبی کریم ﷺ کی محبت وعظمت دل میں نہ بٹھائے صرف اللہ اللہ کرنے سے کچھ نہیں بنتا اللہ اللہ تو سکھ بھی کرتے ہیں، یہودی، عیسائی بھی کرتے ہیں اس سے کچھ نہیں ہوتا ۔دوسری بات یہ کہ دورانِ گفتگو رسول اکرم ﷺ کا نام پاک سن کر انگوٹھے چومنے اور آنکھوں پر لگانے کا مسئلہ زیر بحث آیا آپ نے فرمایا جو مسلمان نام پاک سن کر انگوٹھے نہ چومے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اسی بناپر دوزخ بھیج دے یہ ارشاد سن کر میرے دل میں فوراً خیال آیا کہ

یہ عمل نہ تو فرض ہے نہ واجب نہ سنت بلکہ یہ تو صرف مستحب اور باعث ِ برکت ہے، اس کا ترک کرنا کفر تو نہیں کہ اس کے نہ کرنے سے دوزخ کا حقدار ہو، میرے دل میں یہ خیال آتے ہی آپ نے فرمایا یہ عمل ہے تو مستحب اس میں شک نہیں لیکن اگر چند مسلمان بیٹھے ہوں اور اذان میں نام مصطفیٰ ﷺ سن کر باقی سب نے انگوٹھے چومیں مگر ان میں ایک شخص نے ایسا نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ اس کے دل میں نبی کریم ﷺ کا بغض ہے ورنہ وہ دوسروں کو دیکھ کر ہی یہ عمل کر لیتا اور بغض رسول کفر ہے اور کفر کی سزا یقیناً دوزخ ہے۔ ﴿اوکما قال﴾ یہ سن کر فقیر کا دل باغ باغ ہو گیا کہ ایسی باریکیاں اولیاء کرام ہی بیان کر سکتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں ایمان اور عشق رسول مرکوز و مربوط کرے اور جب دل میں ایمان آجائے تو سارے شکوک وشبہات خود بخود ختم ہو

جاتے ہیں۔جیسے کہ اکابر کا ارشاد ہے: الا یمان یقطع الاعتراض والانکار ظاهراً و باطنا ۔یعنی ایمان ظاہر باطنی اعتراض وانکار کی جڑ کاٹ پھینکتا ہے۔

والحمد للہ رب العالمین

محتاجِ دعاء فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہٗ ولوالدیہ والاحبابہ

﴿نوٹ﴾

سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کی برکتیں کیا ہیں اس کے متعلق فقیر کی کتاب ''آبِ کوثر'' کا مطالعہ کریں اور اندازہ کریں کہ اس نام نامی اسم گرامی کے دامن میں کیسی کیسی دین و دنیا کی سعادتیں برکتیں رحمتیں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں۔

واللہ تعالیٰ الموفق ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

﴿فوائد﴾

مندرجہ بالا احادیثِ مبارکہ اور ارشاداتِ عالیہ سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے:

﴿۱﴾ اذان میں نام پاک سن کر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر لگانا یہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔

﴿۲﴾ رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو پسند فرمایا ہے۔

﴿۳﴾ اور ایمان والوں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دی ہے۔

اور صاحبِ شرح نقایہ وصاحبِ فتاویٰ صوفیہ وصاحبِ شرح قہستانی و صاحبِ کنز العباد اور حضرت ملا علی قاری رضی اللہ عنہ اور صاحبِ تفسیر روح البیان علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے عمل کر کے مہر تصدیق ثبت کردی۔

﴿تنبیہ﴾

اس مبارک اور مستحب فعل سے منع کرنے والے حضرات سے اپیل ہے کہ وہ ممانعت کا ایک قول دکھادیں یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ میرے حبیب کا نام سن کر انگوٹھے مت چومو یا خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہو کہ میرا نام سن کر انگوٹھے نہ چومو، پس ایک قول دکھادیں اور اگر وہ ممانعت کا ایک قول بھی نہ دکھا سکیں اور ہرگز نہیں دکھا سکتے تو مندرجہ ذیل سوال کا جواب دیں۔

﴿سوال﴾

ممانعت کا ایک قول بھی نہ ہو اور جواز کے دلائل کا انبار موجود ہو جو کہ کتاب ہذا کے اکتیس ﴿31﴾ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں اس کے

باوجود یہی رٹ لگائے جانا کہ ہمیں تو کوئی ثبوت ملا ہی نہیں، کیا ایمان کا یہی تقاضا ہے؟ کیا محبت رسول اسی کو کہتے ہیں؟ نیز یہ بھی مسلم کہ عدم ثبوت ثبوتِ عدم نہیں ہوتا پھر کس قانون سے منع کرتے ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ﴿فقیر ابو سعید غفرلہٗ﴾

زاں بعد ہم ان حضرات کے اکابر کا نظریہ پیش کر رہے ہیں جو کہ اس مبارک اور باعثِ صدہا برکات عمل سے محروم ہیں جس عمل پر بخشش کی اور حصول جنت کی نوید ہے۔ پڑھیئے اور عمل کر کے رب العالمین جل جلالہٗ سے جنت حاصل کیجئے۔

مولوی عبدالشکور دیوبندی لکھنوی اپنی تصنیف "علم الفقہ" کے صفحہ ۱۵۹ پر لکھتے ہیں اذان سننے والے کو مستحب ہے کہ پہلی مرتبہ اشھد ان محمدا رسول اللہ سنے تو یہ بھی کہے صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور جب دوسری مرتبہ سنے تو اپنے دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں کو آنکھ پر رکھ کر کہے قرۃ عینی بک یارسول اللھم متعنی بالسمع والبصر۔

﴿جامع الرموز، کنز العباد، علم الفقہ۔ ص ۱۵۹ مطبع دارالاشاعت کراچی﴾

اور یہ کتاب مصدقہ ہے مفتی محمد شفیع عثمانی مفتی دارالعلوم دیوبند کی، مفتی صاحب موصوف نے اس کتاب علم الفقہ کو مستند اور معتبر قرار دیا ہے۔ جیسے کہ اسی کتاب کے صفحہ ۳ پر مفتی صاحب موصوف کی تقریظ اعلان کر رہی ہے۔

نیز بعض دیو بندی علماء یہ تاثر دیتے ہیں کہ اس مسئلہ میں جو روایات ہیں وہ پایہ ثبوت تک نہیں پہنچتی ۔فقیر کہتا ہے یہ بات مولوی عبدالشکور اور مفتی محمد شفیع دیو بندی سے پوچھیں کہ پایہ ثبوت تک پہنچتی ہیں یا نہیں۔ الحاصل اب کسی ایسے شخص کو جو اپنے کو دیو بندی کہلاتا ہے اس مبارک عمل سے انکار کی گنجائش نہیں ہے لیکن اگر دل میں بغض بھرا ہو تو اس کا کیا علاج۔

اللھم ارزقنا حبک وحب من یحبک

وحب عمل یقر بنا الی حبک .

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم الحبیب الحسیب وعلی الہ و اصحا بہ اجمعین۔

﴿۴﴾ اور اس پر عمل کرنے والے کو شفاعت کی نوید سنائی ہے اور یہ ایک نعمتِ عظمیٰ ہے۔

﴿۵﴾ ایسا کرنے والے کے نئے پرانے عمد و خطا، ظاہر، باطن گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

﴿۶﴾ نامِ نامی اسمِ گرامی کی تعظیم کرنے والے کو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں داخل فرمائیں گے۔

﴿۷﴾ ایسا کرنے والے کی آنکھیں نہیں دکھتیں۔

﴿۸﴾ اذان میں نام پاک سن کر درود پاک پڑھنا، انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگانا بڑے بڑے جلیل القدر علماء فقہاء محدثین اور اولیاء کرام کے نزدیک جائز و مستحب اور باعثِ صدہا برکات ہے۔ مثلاً سید الفقہا علامہ سید ابن عابدین صاحبِ ردالمحتار فتاویٰ شامی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ جن کے علم و ثقاہت حفظ کی شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے تصدیق کی۔

اور حافظ الحدیث علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ

ناصحانہ اپیل

علماء دیو بند سے اپیل ہے کہ وہ گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں پھر سوچیں کہ اذان میں حبیب خدا ﷺ کا نام نامی اسم گرامی سن کر انگوٹھوں کو بوسہ دینے کو بدعت اور بے ثبوت اور غیر مستند فعل کہہ کر رد کیا جاتا ہے جبکہ یہ مبارک فعل مستحب باعث برکت اور اکابر اولیاء کرام مشائخ عظام اور علمائے کرام سے ثابت ہے اور یہ مضمون اس کتاب کے ۳۲ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔

ادھر یہ کہ ایک مولوی صاحب کی جوتی چومنے سے بھی گناہ بخشے ☆ جائیں اور نجات بھی مل جائے جیسے کہ مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیو بندی نے تذکرۃ الرشید میں لکھا ہے خلاصہ عالم جماعت اہل اللہ یعنی زمرہ علماء گروہ اصفیا نے متفق اللفظ آپ کی ﴿مولوی رشید گنگوہی﴾ سرپرستی کو اپنے سروں کا تاج بنایا

☆ نجات تو جب ہی ہوگی جب گناہ بخشے جائیں گے ورنہ نجات کیسے؟

اور آپ کی نعلین کو چومنا اور آنکھوں پر لگانا ذریعہ نجات وسبب حصول برکات سمجھ لیا۔

﴿تذکرۃ الرشید۔ص ۳۱۹ جلد ۲﴾

تو آپ حضرات بتائیں کیا عشق رسول کا یہی تقاضا ہے کیا محبت مصطفیٰ یہی ہے ادھر تو بیسیوں اقوال مبارکہ اور اکابر کا عمل ہے لیکن جوتی چومنے کے متعلق کسی بھی قول کی ضرورت نہیں اس لیے سالہا سال سے کتاب تذکرۃ الرشید چھپ رہی ہے کیا کسی کے قلم میں جنبش آیا کہ صرف جوتی چومنے سے کیسے نجات ہو سکتی ہے مگر ادھر کچھ اور ہے اُدھر کچھ اور ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

فقیر ابوسعید غفرلہ' کی آپ بیتی

فقیر پر تقصیر کی نظر کمزور ہو گئی عینک لگوانا پڑی کئی سال تک
عینک لگی رہی کہ بغیر عینک کے نہ کچھ لکھا جاتا نہ پڑھا جاتا پھر جب یہ
زیرِ نظر کتاب لکھی گئی اور اس پر عمل جاری رہا تو الحمد للہ رب العالمین
کئی سال سے عینک اُتر گئی ہے اور اب میں بغیر عینک کے ہی لکھنے
پڑھنے کا کام کرتا رہتا ہوں باریک سے باریک کتاب بھی بغیر عینک
کے پڑھ لیتا ہوں یہ ساری برکتیں اُس ذات والا صفات کے
نامِ نامی اسمِ گرامی کی تعظیم کی برکت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سارے
جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اللھم صل وسلم وبارک علے النبی الکریم الذی ارسلہ' رحمتہ للعالمین وعلے وآلہ اصحابہ اجمعین .

فقیر ابوسعید غفرلہ'

کلمہ طیبہ کا مفہوم و معنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ.

اما بعد! اگر کوئی غیر مسلم دریاؤں سمندروں میں نہائے بلکہ سو سال بھی نہاتا رہے وہ پاک نہیں ہوگا لیکن اگر وہ صدق دل سے ایک بار بھی کلمہ طیبہ پڑھ لے تو وہ پاک ہو جائے گا یعنی پاک کرنے والا کلمہ پڑھ لیا ہے۔ اللھم ارزقنا تکرار ھا بصدق النیة والاخلاص.

کلمہ طیبہ کے دو جز ہیں لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ اس کا پہلا جزو دعوئی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں اور دوسرا جزو محمد رسول اللہ اس دعویٰ توحید کی دلیل ہے۔

﴿سوال﴾

یہ کیسے معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ دعوے کی دلیل ہے۔

﴿جواب﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: قد جاء کم برھان من ربکم یعنی اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک برہان ﴿دلیل﴾ آئی ہے اور اس جگہ برہان ﴿دلیل﴾ سے مراد رسول اکرم رحمتہ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ ہے۔ ﴿عام مفسرین﴾

نیز جب تک یہ دلیل ﴿رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم﴾ ظاہر نہیں ہوئی تھی لوگوں نے کئی کئی معبود بنا رکھے تھے اور وہ تقریباً سارے ہی اس شرک میں مبتلا تھے اور جب یہ دلیل جلوہ گر ہوئی لوگ اپنے معبودانِ باطلہ سے منہ موڑ کر ایک معبود برحق کے پرستار بنتے چلے گئے حتیٰ کہ اب روئے زمین کے ہر خطہ میں اس دلیل کی برکت سے اللہ وحدہٗ لاشریک کے ماننے والے موجود ہیں اور یہ دلیل ہے اُس

ذاتِ والاصفات کے دلیل ہونے کی نیز مقولہ ہے آفتاب آمد دلیل

آفتاب جب دوپہر کے وقت سورج اپنی آب وتاب کے ساتھ

چمک دمک رہا ہو تو اس کو ثابت کرنے کے لیے کسی اور دلیل کی

ضرورت نہیں ہوتی۔قد جاء کم برھان من ربکم.

اور جب یہ معلوم ہو گیا کہ اس بے عیب دعوے لا الہ الا اللہ

کی دلیل محمد رسول اللہ ہے لہٰذا جب دعویٰ بے عیب ہے

دلیل کا بے عیب ہونا بھی ضروری ہے۔کیونکہ جب دلیل ہی عیب

دار ہوگی تو دعویٰ ثابت نہیں ہوگا۔

اس کی مثال یوں سمجھئے جیسے زید نے بکر پر لاکھ روپے کا دعویٰ

دائر کردیا اور جج صاحب مدعی ﴿زید﴾ سے پوچھیں لاؤ تمہارے

اس دعویٰ کے گواہ ﴿دلیل﴾ کہاں ہیں۔یہ سن کر زید دو گواہ بطور

دلیل پیش کردے جج صاحب پوچھیں کہ تیرے یہ گواہ کیسے ہیں زید

کہے جناب یہ ہیں تو میرے اس دعویٰ کے گواہ مگر جھوٹ بہت

بولتے ہیں، یہ فراڈی بھی ہیں انہیں پتہ بھی کسی بات کا نہیں تو بتایئے

زید کا دعویٰ ثابت ہو سکے گا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ جج کہے گا جاؤ میاں صاحب جا کر گھر بیٹھو ایسے گواہوں سے یہ دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر مدعی کہے جناب یہ گواہ سچے ہیں انھوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا یہ عینی یعنی چشم دید گواہ ہیں یہ فراڈ وغیرہ ہر عیب سے پاک ہیں پھر مدعا علیہ کا وکیل جرح کر کے انہیں جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر وہ گواہ سچے اور سچے نکلے کہ کسی بھی مقام پر لغزش نہیں کھائی۔ اب زید کا دعویٰ ثابت ہو جائے گا یوں ہی اس سب سے اونچے سب سے اعلیٰ سب سے بالا سب سے والا سب سے اولیٰ دعویٰ توحید لا الہ الا اللہ کی دلیل ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہٰذا اگر کوئی دعویٰ تو کرے لا الہ الا اللہ اور دلیل کے متعلق کہے ان کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ان کو تو کوئی اختیار ہی نہیں وغیرہ وغیرہ تو ایسے کا دعویٰ ثابت نہیں ہو سکے گا اور اسے قیامت کے دن کفِ افسوس ملنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ اس کی وضاحت تمثیلاً بیان کی جاتی ہے۔ شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات۔
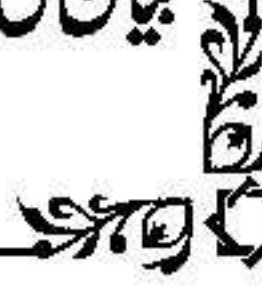
تمثیل نمبر ا

ایک جماعت تبلیغ کے لیے کسی ایسے ملک میں جائے جہاں اسلام کی روشنی نہیں پہنچی وہاں کے لوگ بتوں کی پوجا کرتے ہوں۔ جماعت والے اسلام کی دعوت دیں اور کہیں ان جھوٹے خداؤں کی پرستش چھوڑو اور ایک معبود برحق کی پرستش کرو وہ پوچھیں یہ نظریہ کس نے پیش کیا جماعت والے کہیں یہ اس نے پیش کیا ہے جن کا نام محمد ﷺ ہے وہ لوگ سوال کریں محمد کی کیا حیثیت ہے؟ جواب میں جماعت یوں کہے ہیں تو وہ اللہ کے رسول مگر ان کو تو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں وہ کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں وہ تو اپنے نواسوں کو نہ بچا سکے کسی کو کیا فائدہ دے سکتے ہیں۔ ان کو تو اپنا بھی پتا نہیں کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ کیا ہوگا وغیرہ وغیرہ تو سینے پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ وہ اسلام کو قبول کریں گے۔ ہرگز نہیں قبول کریں گے۔ اور ایسا ہوا بھی ہے۔ بھکی ضلع گجرات میں سیدی محدث اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ کا مناظرہ کٹھالہ کے ایک

مولوی سے ہوا مولوی صاحب نے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا لوگو
دیکھو نمک ملتا ہے کھیوڑہ کی کان سے تو اگر کوئی نبی کی قبر پر جا کر کہے
اے اللہ کے نبی مجھے نمک دے دو تو بھلا وہ نمک دے سکتے ہیں۔ یوں
ہی گھاس ملتا ہے چراگاہ سے تو اگر کوئی مدینے جا کر کہے کہ اللہ کے نبی
مجھے گھاس دے دو تو بھلا نبی گھاس دے سکتا ہے اور اس مناظرے میں
سکھ بھی مناظرہ سننے کے لیے آئے ہوئے تھے اور جب مولوی صاحب
اپنی جماعت کو لے کر واپس جا رہے تھے راستہ میں ان سکھوں نے کہا
مولوی جی، جو تمہارا نبی نمک تک نہ دے سکے تمہیں گھاس نہ دے سکے
اس کا کلمہ پڑھنے کا کیا فائدہ؟

لہٰذا ہمارا مشورہ ہے کہ ایسے بے اختیار نبی کا کلمہ چھوڑ کر
ہمارے گرو کا کلمہ پڑھ لو۔ یہ واقعہ محترم صوفی اللہ رکھا صاحب نے بیان
کیا جو کہ بنفس نفیس اس مناظرہ میں موجود تھے۔

اور اگر کوئی دوسری روحانی جماعت کسی ایسے ملک پہنچے
جہاں اسلام کی کرنیں نہیں چمکیں اور وہ روحانی جماعت ان لوگوں کو

اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کی دعوت دے اور وہ لوگ پوچھیں یہ نظریہ کس نے پیش کیا ہے؟ روحانی جماعت والے کہیں یہ نظریہ اس ہستی نے پیش کیا ہے جس کا نام نامی محمد ﷺ ہے وہ لوگ سوال کریں ان کی کیا حیثیت ہے اس پر روحانی جماعت والے کہیں وہ وہ ہیں کہ انگلی کا اشارہ کریں چاند دولخت ہو جائے ہاتھ اُٹھائیں تو ڈوبا ہوا سورج واپس آجائے ان کا پیغام پہنچے تو درخت چل کر حاضر ہو جائیں وہ اپنا ہاتھ پیالہ میں رکھیں تو پانی کے چشمے جاری ہو جائیں ان کا اشارہ ہو جائے تو جانور بآواز بلند ان کے سچے رسول ہونے کی گواہی دیں اور جب قیامت کا دن ہو گا تو ان کی شفاعت سے ساری مخلوق کو عذاب الٰہی سے چھٹکارا مل جائے گا۔

نال شفاعت سرورِ عالم چھٹسی عالم سارا ہو!

ایسی باتیں سن کر یقیناً وہ غور کریں گے کہ ہمارے جھوٹے خدا تو مکھی بھی نہیں ہٹا سکتے لہٰذا کیوں نہ اس نظریہ کو قبول کر لیا جائے۔ پہلی جماعت کا دعویٰ کیوں نہ ثابت ہو سکا اس لیے کہ انہوں
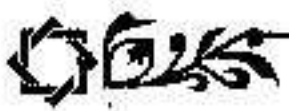
نے اس دعویٰ توحید کی دلیل کو عیب دار ثابت کیا ہے اور دوسری روحانی جماعت کے دعویٰ توحید کو کیوں پذیرائی ہوئی اس لیے کہ انہوں نے دعویٰ توحید کی دلیل کو بے عیب سچا اور سُچا ثابت کر دکھایا۔

اللھم صل وسلم وبارک علی حبیبک سید العالمین وعلی الہ واصحابہ اجمعین .

تمثیل نمبر۲

پانچ آدمی اکٹھے سفر پر روانہ ہوئے ان میں سے ایک ہندو ایک یہودی ایک عیسائی اور دو مسلمان تھے دوران سفر آپس میں گفتگو شروع ہوگئی۔ ہندو بولا دیکھو بھئی ہمارے ہنومان کی طاقت کہ اس نے چودہ من کی کمان کو اتنے زور سے کھینچا کہ کمان کے دو ٹکڑے ہوگئے کوئی ایسا ہے تو لاؤ بعد میں یہودی بولا دیکھو بھئی میرے نبی موسیٰ علیہ السلام کی شان کہ پتھر پر نیزہ مارا تو پتھر سے چشمے پانی کے جاری ہوگئے پھر عیسائی بولا دیکھو بھئی میرے نبی کی شان کہ انہوں نے مردے زندہ کر دیئے اگر ہے کسی میں ایسی طاقت تو وہ پیش کرے۔ بعد میں ایک

مسلمان جس کا دل محبت مصطفیٰ ﷺ سے خالی تھا۔وہ بولا بھائی میرے نبی کو تو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں تھا۔وہ تو بالکل بے اختیار تھے۔رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔وہ تو اپنے نواسوں کو نہیں بچا سکے کسی کو کیا فائدہ دے سکتے ہیں ان کو اپنا پتہ نہیں کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ سن کر وہ مسلمان بولا جو ایماندار تھا۔ارے بد بخت تو کیا جانے میرے نبی کی شان کو۔آؤ مجھ سے پوچھو ارے ہندو اگر تیرے ہنومان نے کمان کے دو ٹکڑے کر دیئے تو یہ کون سی بہادری ہے میرے نبی نے تو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے لہٰذا اگر کسی میں ایسی طاقت ہے تو پیش کرو۔

ارے یہودی تیرے نبی نے پتھروں سے چشمے جاری کر دیئے، میں اس کو مانتا ہوں لیکن چشمے تو پتھروں سے ہی نکلا کرتے ہیں میرے نبی نے تو انگلیوں سے چشمے جاری کر دیئے اور اگر ہے کوئی مقابلہ کا تو پیش کرو۔

ارے عیسائی تیرے نبی نے مردوں کو زندہ کیا میں یہ مانتا ہوں مگر مردہ وہ ہوتا ہے جس میں پہلے جان رہ چکی ہو میرے نبی نے پتھروں سے کلمے

پڑھوا لیئے ہیں اگر کسی میں طاقت ہے تو پیش کرو۔

اور پھر قیامت کے دن سارے نبی کیا موسیٰ علیہ السلام اور کیا عیسیٰ علیہ السلام بلکہ آدم علیہ السلام تا عیسیٰ علیہ السلام سارے کے سارے میرے نبی کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میرے ہی نبی کی شفاعت سے ساری مخلوق کو چھٹکارا ملے گا اگر کوئی ہے مقابلے کا تو لاؤ۔

اے میرے عزیز ان دونوں تمثیلوں پر غور کر۔

آخر میں قارئین کرام سے اپیل ہے کہ آپ سوچیں آپ دونوں میں سے کس مسلمان کے پیچھے چلنا چاہتے ہیں؟ ابھی وقت ہے سوچیں پھر سوچیں اور فیصلہ کریں اس سے قبل کہ موت کا فرشتہ آدبوچے پھر سوائے حسرت کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

دعاء گو

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ ولوالدیہ ولاحبابہ محمد پورہ فیصل آباد